قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

قادیان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت مینیجر الفضل قادیان کے پتہ پر ہو۔

چندہ غیر ممالک سے (عہ)

قیمت سالانہ پیشگی

الفضل

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

جلد ۱ — ۲۵ فروری ۱۹۱۴ء مطابق ۲۹ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ بروز بدھ — نمبر ۳۷

مدینۃ المسیح

ایوان خلافت ۱۸ فروری پسلی کے درد کے باعث حضور کی طبیعت بہت کمزور ہوگئی۔ مگر الحمد للہ کہ ۲۰ فروری شام تک آرام آگیا۔ اس کے بعد طبیعت علی العموم روبہ صحت ہی ہے خفیف حرارت پچھلے پہر ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رات کو وہیں سوتے ہیں آج منگلوار کو طبیعت اچھی ہے۔ ۲۴ فروری کچھ دیر اٹھ کر بیٹھے۔ اور ایک شخص اکبر علی صاحب سے بیعت لی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ جو لوگ بیرونجات کے احباب کو کارڈ یا ڈائری بھیجتے ہیں۔ وہ مہربانی فرما کر اگر ایک روز تکلیف کی خبر دیتے ہیں تو دوسرے روز آرام کی خبر بھی دیدیا کریں۔ تاکہ تشویش نہ پھیلے۔ حضور اس حالت میں بھی انگریزی ترجمہ قرآن کے متعلق ہدایات دیتے ہیں۔ جس کا یہ طریق ہے کہ قرآن مجید کی آیات سنکر آپ ضروری اشارات فرما دیتے ہیں۔

اہل بیت ام المومنین ہر سہ صاحبزادگان و دیگر ممبران خاندان رسالت بخیر و عافیت ہیں۔

صدر انجمن تخفیف کا عملدرآمد ہو رہا ہے دفتر سکرٹری سے تاحال بجٹ ریزولیوشن کی نقل باوجود کئی یاد دہانیوں کے نہیں ملی۔ آخری جواب یہ ہے کہ احباب مشورہ کرلیں اس لئے وعدہ کا ایفا نہیں ہو سکا۔ البتہ عملدرآمد سے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ ملازموں کو کم کرنے کے ساتھ کام کم نہیں کیا گیا۔ اسلئے دفتر میگزین و دفتر محاسب ایک ایک عارضی کلرک اور لگایا گیا ہے جو امید ہے مستقل کر دئے جائیں گے۔ نومسلموں کو مولفۃ القلوب کی مد سے وظیفہ دینے کی بجائے انہیں کسی کام پر لگانا زیادہ مناسب ہے۔ اور دیگر بال بچے والے جو قادیان کے ہو چکے ہیں۔ ان کی معاش کی صورت بھی کوئی ہونی چاہیے۔ مقبرہ بہشتی کے موجودہ محرر صدر انجمن کی مختاری کے لئے موزون نہیں اس کے لئے کوئی عدالتی کاروبار سے واقف آدمی چاہیئے اور دفتر سیکرٹری میں ایک محرر ایسا ہے جس کی خدمات اس طرف منتقل ہو جانی چاہئیں۔

مولوی شیر علی صاحب ولایت جاتے ہیں حضرت امیر المومنین نے فرمایا کوئی ۶ ماہ کیلئے اپنی زندگی وقف کرے۔ دوسرے روز مولوی محمد علی صاحب نے مولوی شیر علی صاحب کا نام پیش کیا۔ فرمایا جزاہ اللہ احسن الجزاء غالباً خواجہ صاحب کو بھی اطلاع دیدی گئی ہے اور مولوی صاحب تیار ہو رہے ہیں۔ آپ کے جانے پر دو سوال قابل حل ہیں ریویو آف ریلیجنز کی ایڈیٹری اور صدر انجمن کی سکرٹری شپ اگر مولوی محمد علی صاحب انگریزی و اردو ترجمہ سے فارغ ہیں تو تو سوال حل شدہ ہے ورنہ میرزا بشیر احمد صاحب جو عنقریب بی اے کے امتحان سے فارغ ہو جائینگے۔ بلحاظ اپنی ثقاہت وجاہت نجابت متانت کے ہر طرح سکرٹری ہونے کیلئے موزون ہیں اور مضامین زیادہ اجرت پر لئے جایا کریں اور نگرانی مولوی محمد علی صاحب کے سپرد رہے۔

مدرسے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال کے لئے گورنمنٹ سے پانچ ہزار ملا ہے۔ اب احمدی جماعت کو ہمت کرکے مدرسہ کی عمارت کا کام ختم کرا دینا چاہیئے۔ تاکہ دوسرے ضروری کاموں کی طرف توجہ ہو سکے۔ دار الضعفاء کے باورچی خانہ کا سپرنٹنڈنٹ صاحب روز معائنہ فرمالیا کریں۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب کے معائنہ کی وجہ سے دو چار روز سے کھانے میں اصلاح ہوئی ہے۔ ہفتہ کے دن سے عصر کے وقت حافظ روشن علی صاحب کا درس مسجد نور میں ہوتا ہے۔

مجاہدین فی سبیل اللہ ۔ سر چشمہ قریب کوٹ بار (گوجرانوالہ) میں شیعوں سے مباحثہ ہے اسلئے یہاں سے مولوی محمد سرور شاہ صاحب میر محمد اسحٰق صاحب اور حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی ۲۰ فروری کو تشریف لے گئے تھے۔ اور ۲۴ فروری کی بخیر و عافیت تشریف لے آئے۔

متفرقات ۔ اللہ بخش مشین پریس جاری ہوگیا۔ منشی ضیاء صاحب اور سالوں اور اخباروں کا ڈکلیریشن بھی ہو آئے ہیں۔ احباب کام بھیجکر انکی مدد کرتے رہیں مشین کی وجہ سے اخبار جلد اور وقت پر نکل سکا کرینگے انشاء اللہ۔ ۲۰ تمام ہفتہ مطلع ابر آلود رہا۔ اور جاڑا گویا اب آیا ہے ۳۰ ڈاکخانہ کے سب پوسٹماسٹر پنڈت دلوان چند صاحب غیر محال تبدیل ہوگئے۔ پنڈت صاحب سوا دو سال رہے انکا سلوک پبلک سے شریفانہ رہا۔ اب سید عبد الغنی صاحب آئے ہیں جو خوش اخلاق آدمی ہیں۔

آمد مہماناں ۔ لاہور سے میاں معراج الدین صاحب میاں عبد العزیز میاں عبد الرشید منشی محمد عبد الکریم قاضی حبیب اللہ صوفی احمد دین میاں محمد شریف شیخ رحمت اللہ سید محمد حسین شاہ میاں محمد شریف

غیر ممالک کے تار!

(پیرس ۱۹ ر فروری) فرانس کے یونان کو چودہ ملین پونڈ قرض دینے سے ظاہر ہے۔ کہ فرانس ایم وینیزیلوس پر اعتماد و اتحاد ثلاثہ سے ہمدردی رکھتا ہے۔

(طہران ۱۸ ر فروری) بلوچ حملہ آوروں سے آج صبح جنگ ختم ہوئی۔ جبکہ فوجی پولیس سامان جنگ کی قلت کی وجہ سے بام کو واپس لوٹ آئی۔ کرمان سے کمک کی توقع کی جاتی ہے۔

سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ روسی سپاہ قزوین اپریل میں واپس ہونی شروع ہوگی۔ اور تازہ روسی سپاہ جو انزلی بھیجی ہے۔ وہ سابقہ فوج کی بجائے روانہ کی گئی ہے جس کی میعاد قیام ختم ہو چکی ہے۔

(طہران ۱۹ ر فروری) بلوچ حملہ آوروں کے مقابلہ میں ایرانی فوجی پولیس کے دو سپاہی کام آئے اور دو مجروح ہوئے ایک سویڈش بینجر کرمان سے سو سپاہیوں اور دو توپ کے ساتھ کپتان ڈی مسٹر کی کمک میں روانہ ہوا ہے۔

لیڈی ہارڈنگ نے برٹش ہلال احمر کو ترک مصیبت زدگان کے لئے ایک ہزار روپیہ دیا ہے۔

(لنڈن ۱۸ ر فروری) پرنس آف ویلز کو ملک معظم جارج پنجم نے جی۔ سی۔ وی۔ او کا اعزاز عطا کیا۔

(پیرس ۱۸ ر فروری) جس شخص نے پیرس میں اپنے لڑکے ہربے فرگسن کو ہلاک کر ڈالا تھا۔ وہ جیل میں مر گیا۔

(پورٹ سعید ۱۸ ر فروری) پی۔ اینڈ او کمپنی کے سٹیمر منگولیا نے آج ۴۴۴۷۰۸ پونڈ کا سونا ہندوستان کے لئے بار کیا۔

(طہران ۲۰ ر فروری) بلوچی حملہ آوروں کی ایک جماعت جانوں کے نقصان کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ گذشتہ شب دہار جان میں اپنے مورچوں سے نکل گئے۔ فوجی پولیس اب ان کے تعاقب کی تیاریاں کر رہی ہے۔

(لنڈن ۲۰ ر فروری) کارخانہ نوبل ڈائنا میٹ اردیر (متصل گلاسگو) کے ایک کمرہ میں آتشگیر مصالحے کے بھڑک اٹھنے سے سات آدمی ہلاک اور دو مجروح ہوئے +

(ممباسہ ۱۹ ر فروری) برٹش مشرقی افریقہ شمالی سرحدی شورش کی وجہ سے ۴۰۰ مزید سپاہی کسمایو بھیجے گئے ہیں

(لنڈن ۲۰ ر فروری) ہنگری کے لئے ۱۵ لاکھ پونڈ کا مطلوبہ قرض حاصل ہو گیا۔

(لنڈن ۱۸ ر فروری) شہر میں ایک جلسہ ہوم رول کی مخالفت میں منعقد ہوا۔ جس میں مسٹر بالفور نے مسودہ مذکور کو مفر بتا کر کہا۔ کہ ہوم رول کے اندر ہوم رول کی تحریکیں بیہودہ ہیں۔ گورنمنٹ نے اگر یہ مشورہ منظور نہ کیا۔ تو پھر خدا ہی حافظ ہے۔

(لیما ۱۸ ر فروری) سابق پریزیڈنٹ لنگہرسٹ اس کا لڑکا اور وزیر صیغہ داخلیہ کو جلا وطن کیا گیا ہے یہ ایک جہاز پر سوار کر کے پانامہ روانہ کئے گئے۔

(لسبن ۱۹ ر فروری) مجلس پرتگال میں مسودہ معافی پیش کر دیا گیا ہے۔ جس کے رو سے عام پولیٹیکل مجرموں کی معافی کے علاوہ تقریباً بیس شاہ پسند لیڈروں کو زیادہ سے زیادہ دس سال کے لئے جلا وطن کیا جائیگا۔

ایک نئی وبا یوروپ میں

(لنڈن ۱۹ ر فروری) ایک پراسرار جرم جسے کائر ٹز کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے لنڈن میں ایک عورت اور فرانس میں کئی آدمیوں کی ہلاکت کا باعث بیان کیا جاتا ہے۔

(لنڈن ۱۸ ر فروری) جس سفرجیٹ عورت نے اسٹن میں لارڈ ڈرڈیل پر حملہ کیا تھا۔ اس کے وکیل نے عدالت پولیس میں کہا۔ کہ ملزمہ نے لارڈ موصوف کو مسٹر لائیڈ جارج تصور کر کے یہ حرکت کی تھی۔ جسے مناسب وقت پر معافی طلب کرنے کا مشورہ دیا جائیگا۔

ہندوستان کی خبریں

کلکتہ کے مختلف حصوں میں پولیس نے کئی مکانوں کی تلاشیاں لیں۔ ایک کالج کے پروفیسروں کے ہاں اور نیز ایک جج کے گھر بھی پولیس گئی۔

جعفر یوسف سابق بینجر کریڈٹ بنک بمبئی کی ضمانت کی درخواست ہائیکورٹ سے نامنظور ہوئی۔

دریائے سندھ نے پھر ڈیرہ اسمٰعیل خان پر یورش کی ہے سٹیشن ہذا کو چھوڑ کر نئی چھاؤنی ٹانک میں بنائی جائیگی۔

اتمان خیل میں بونیر والوں نے کوئی اور چھاپہ نہیں مارا۔ فوج و پولیس احتیاطاً حاضر رہے۔ دروں کی سختی سے حفاظت کی جا رہی ہے۔

ہز ہائنس ۱۶ ر فروری کی صبح کو پہلی مرتبہ سرکاری طور پر پٹیالہ پہنچے۔

ہلال احمر کی طرف سے جیسا کہ عزبان وعمر کمال بے صاحبان معہ عارف بے ومسٹر ابو الکلام آزاد اڈیٹر الہلال کلکتہ ۹ بجے صبح کے دہلی سے لاہور پہنچے۔ ۴½ بجے شام کے باغ بیرون موچی دروازہ میں آئے۔ ہر سہ ترک اصحاب میں سے کوئی بھی کسی ایسی زبان میں تقریر نہ کر سکے۔ جو شرکائے جلسہ کی سمجھ میں آتی۔ ڈاکٹر اقبال نے چند لفظ بعض زبان ترکی من ترکی دمن ترکی نمیدانم کے ساتھ موقعہ کی شکل پر کہے۔ اور آخر میں مسٹر ابو الکلام آزاد نے مختصر تقریر کی۔ جلسہ میں زیادہ رونق نہ تھی

لالہ لاجپت رائے صاحب اچھوت ذاتوں کی اصلاح کے متعلق دورہ لگا رہے ہیں۔

ہفتہ مختتمہ ۱۲ ر فروری میں ہندوستان میں پلیگ کے ۱۰۷۳۹ کیس ہوئے۔ اور بتفصیل ذیل ۹۰۷۰ اموات وقوع میں آئیں۔ احاطہ بمبئی ۸۶۸۸۔ مدراس ۲۰۸۔ بنگال ۳۔ بہار ۲۰۶۶۔ ممالک متحدہ ۴۹۰۰۔ پنجاب ۵۳۔ برہما ۳۴۹۔ میسور ۱۸۔ حیدر آباد دکن ۵۷۔ وسط ہند ۱۵۔ راجپوتانہ ۵۴ اور کشمیر ۵۔

ہز آنر سر جیمز میسٹن نے لیڈی میسٹن چیف سیکرٹری وغیرہ کے ساتھ ۲۰ ر فروری کو گوردوکل کانگڑی کا معائنہ فرمایا۔

مہاراجہ دیپ شمشیر جنگ سابق وزیر اعظم نیپال کا منصوری میں انتقال ہو گیا۔

سر ہنری میکموہن سیکرٹری صیغہ خارجیہ امپیریل کونسل کی ممبری سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

سندھ میں امریکہ کی روئی جو تجربتاً بوئی گئی تھی۔ ۱۲ روپے فی من کے حساب سے فروخت ہوئی۔ سندھ کی روئی کا نرخ سات روپے فی من ہے۔

گورنمنٹ پنجاب نے لنڈن کی ایک سنڈیکیٹ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ پنجاب میں سمنٹ کا جو کارخانہ کھولے گی سرکاری ضروریات کے لئے دس سال تک اس کارخانہ سے سیمنٹ لیا جائیگا ساتھ ہی گورنمنٹ کسی اور کو صوبہ ہذا میں یہ کارخانہ قائم کرنے کی اجازت نہ دیگی۔ کارخانہ پر ۸۸ ہزار پونڈ لاگت آئے گی اور سنڈیکیٹ ۳ لاکھ پونڈ سرمایہ فراہم کریگی۔

ہز ایکسیلنسی گورنر بنگال نے ۱۸ ر فروری کو پرائیویٹ سیکرٹری اور ایک مصاحب کے ساتھ ایسٹ انڈین ریلوے کے ورکشاپ للوہ (کلکتہ) کا معائنہ کیا۔

پولیس نے بانکی پور میں اکھل چندر اداس گپتا اور بانکی چندرا کے مکانوں کی تلاشیاں لیں۔ بعدہ ان دونوں کو کلکتہ لے گئی۔

+ + +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل -

قادیان - بروز بدھ - مورخہ ۲۵ - فروری ۱۹۱۴ء

جماعت کو ایک نصیحت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت روز بروز بڑھ رہی ہے اور آئے دن اس میں نئے نئے آدمی شامل ہو رہے ہیں۔ اور تاریخ بتاتی ہے۔ کہ ان ترقی کے ایام میں جہاں جماعت کی قوت بڑھتی جاتی ہے وہاں چند نقائص بھی اس میں پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ جو کہ گو ابتدا میں تو بالکل خفیف اور حقیر معلوم دیتے ہیں۔ لیکن بانی سلسلہ سے جوں جوں بعد ہوتا جاتا ہے۔ نقائص ترقی کرتے جاتے ہیں۔ اور آخر اس جماعت کو مختلف شاخوں اور فرقوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ اور یکجائی طاقت کو پراگندہ اور پریشان کر کے جماعت کو گمنامی اور خمول کے گڑھے میں گرا دیتے ہیں۔

ہم سے پہلوں نے غلطیاں کیں۔ اور ہزاروں مصائب میں گرفتار ہوئے۔ تفرقے پڑے اور فساد ہوئے۔ خونریزیوں کا دروازہ کھل گیا اور ناکامی اور نامرادی کی گھٹائیں ان پر چھا گئیں۔ کیونکہ انھوں نے ابتدا ہی میں اس مرض کو جو ان میں پیدا ہو گئی تھی۔ نہ دبایا اور بڑھنے دیا۔ نتیجہ جیسا خطرناک ہوا۔ وہ ہر ایک قوم کی تاریخ سے ظاہر ہے۔

پہلے لوگ اپنے احوال سے پچھلوں کو نصیحت کر گئے ہیں۔ کہ انہیں کن کن باتوں کا خیال رکھنا چاہئیے۔ جس نے کسی کام کی ابتدا کی ہوتی ہے۔ وہ بہت سی مشکلات کا سامنا کرتا ہے۔ لیکن جو بعد میں آتا ہے اور پہلوں کے تجربہ سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ وہ نہایت احمق ہے خالی میدان میں مکان بنانے والا ایک حد تک معذور ہے۔ مگر جس کی عمارت کی بنیاد قبر کے اوپر رکھی گئی ہو۔ وہ اگر موت سے غافل ہو۔ تو اس پر تعجب ہے۔

اگر آج ہم پہلے لوگوں کی غلطیوں اور ان کی مشکلات کو دیکھ کر فائدہ نہ اٹھائیں۔ تو علاوہ اپنی مصائب میں گرفتار ہونے کے اپنی حماقت اور جہالت پر مہر لگا دیں گے۔

پہلی قومیں جو تباہ ہوئیں تو کیوں؟ صرف اس لئے کہ انہوں نے اپنے اپنے سلسلوں کے بانیوں کے ملفوظات اور ارشادات کی پرواہ نہیں کی۔ اور ہر ایک نئی جماعت جو داخل ہوئی۔ انہوں نے اپنے خیالات کو بھی اس مذہب میں داخل کر دیا۔ اور اصل عقائد بدل کر اور کے اور ہی ہو گئے۔ مسیح کی زندگی کا مسئلہ مسلمانوں میں کہاں سے آیا؟ مسیحی نومسلموں کی معرفت جو ہزاروں کی تعداد میں ابتدا عہد میں مسلمان ہو رہے تھے وہ نومسلم تھے سادہ ان کے دلوں میں اسلام ابھی اچھی طرح داخل نہ ہوا تھا مسیحیت کو چھوڑ کر آئے تھے۔ مگر مسیح کی محبت ان کے دلوں میں باقی تھی۔ وہ مسیح کو خدا کا بیٹا کہنے سے تو باز آ گئے تھے۔ لیکن پچھلی محبت کی وجہ سے ابھی اس کی موت پر رضامند نہ تھے۔ غلطی سے اسوقت کے مسلمان ان کے خیالات کو رد نہ کر سکے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کچھ مدت کے بعد آپ بھی انہی خیالات میں مبتلا ہو گئے۔ نومریدوں کی طبیعتوں میں جوش تو ہوتا ہی ہے۔ اس جوش کا یہ خراب نتیجہ نکلا۔ کہ انہوں نے اپنے عقائد کو دوسروں میں بھی رائج کر دیا۔ اسی طرح ان کے ذریعہ مسیحیت کی عظمت اس کے غیر معمولی معجزات کے عقائد مسلمانوں میں پھیل گئے۔ مگر کیوں؟ اسی لئے کہ مسلمانوں نے بجائے الفاظ قرآن کے عقلی ڈھکوسلوں اور بناوٹی تجاویز کو پسند کر لیا جو قرآن کی پاک تعلیم سے زیادہ خوش کن اور دلفریب معلوم ہوتے تھے۔ اگر الفاظ قرآن اور حدیث کو پکڑ کر بیٹھ رہتے تو اس آفت میں کیوں مبتلا ہوتے۔ آج یہ نتیجہ نکلا۔ کہ ہزاروں آدمی ان عقائد کی وجہ سے مسیحی ہو گئے۔ اور اسلام سے پھر گئے۔ گویا اسوقت کے مسیحی نومسلموں کا لایا ہوا زہر آج مسلمانوں کو مسیحی بنانے کا موجب ہو گیا۔

اب ہمارے ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ نے ایک سلسلہ کی بنیاد رکھی ہے۔ کسی نئے سلسلہ کی نہیں۔ بلکہ اس اسلام کی بنیاد جو مرور زمانہ سے ثریا پر اڑ کر چلا گیا تھا۔ اور جسے اللہ تعالیٰ نے پھر مسیح موعود کے ذریعہ واپس بھیجا ہے پھر ہمیں کسقدر ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ کسقدر احتیاط کی حاجت ہے۔ اگر ہم بھی اسی غلطی کے مرتکب ہوئے۔ تو نتیجہ کیا ہو گا۔ وہی جو پہلوں کا ہوا۔

پس ہمارے لئے نہایت سخت ضرورت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کے ارشادات کو خوب مضبوط کر کے پکڑ لیں۔ اور جب کبھی بھی کوئی اختلافی بات سنیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کا اپنا فتویٰ نکال کر دیکھیں۔ اور جو کچھ انھوں نے لکھا ہے اسی پر کاربند ہوں۔ کیونکہ آپ مامور تھے۔ اور جب تک خدا تعالیٰ کیطرف سے کوئی وحی پا کر نہ کھڑا ہو۔ آپکے تمام فیصلے ہمارے لئے حجت اور برہان ہیں اور ان کے خلاف عمل کرنا نہایت خطرناک اور عظیم اختلافات کا پیش خیمہ ہو گا۔ جو کسی وقت جماعت کے لئے ویسا ہی خطرناک اور تباہ کن ثابت ہو گا جیسطرح آج مسلمانوں کے لئے حیات مسیح خالقیت مسیح احیاء موتیٰ وغیرہ کے مسائل ثابت ہوئے ہیں۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ کیونکہ ہم نے پچھلوں کے تجربہ سے فائدہ نہ اٹھایا۔

آنحضرتؐ نے بھی آنیوالے موعود کو حکم عدل فرمایا۔ کہ وہ حکم ہو گا۔ تمہارے اختلافات میں فیصلہ کریگا۔ اور نہایت انصاف سے کریگا۔ جو کچھ اس نے کہا وہ درست کہا۔ اور جو کچھ لکھا درست لکھا۔ اور جو اس کی تحریر کے خلاف کہے وہ خود غلطی پر ہے پس جبکہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں اپنے سب اختلافات کے فیصلہ کرنے کیلئے ایک نہایت آسان راہ بتا دی ہے۔ جس سے ہم ہر ایک تباہی کے خطرہ سے بچ سکتے ہیں۔ تو کیوں اس پر کاربند ہو کر اپنے آپکو نتیجۂ مصائب و آلام سے محفوظ نہ رکھیں۔ مسیح موعودؑ خدا کا فرستادہ تھا۔ اور اس کی باتیں خدا کی باتیں تھیں۔ اس کے فیصلہ سے زیادہ مضبوط کس کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔ اور نہایت سلامتی کی ایک ہی راہ ہے کہ ہم آپ کی تحریرات کو مضبوط پکڑ لیں اور ہر ایک اختلاف کا فیصلہ انہیں سے چاہیں۔ کیونکہ جس سے خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ تو مجھ سے ہے۔ اور میں تجھ سے۔ اس کی باتوں سے زیادہ مضبوط کس کی باتیں ہونگی۔ ورنہ اگر آپس میں اپنی باتیں منوانے لگے اور ہر ایک اپنے اپنے خیالات پر زور دینے لگا۔ تو نتیجہ وہی ہو گا۔ جو پہلے ایسے وقتوں میں ہوا۔ یعنے خدانخواستہ جماعت کی تباہی۔

کثرت کے ساتھ اختلافات ہوتے ہیں۔ اور ضرور ہوتے ہیں۔ مگر ان کے دور کرنے کی یہی ترکیب ہے۔ کہ مامور کے ارشادات کے ساتھ ان کو ملا کر دیکھ لیا جائے جس کی تائید مامور کا کلام کرتا ہو۔ وہی قول سچا ہو گا۔

اختلافات سے ڈرنا بزدلی ہے۔ کیونکہ اختلافات کا سلسلہ کبھی رک ہی نہیں سکتا۔ خود صحابہ میں بھی اختلاف ہوتا تھا۔ حتیٰ کہ خلفاء میں بھی اختلاف ہوا ہے۔ بعض مسائل میں ایک خلیفہ نے ایک فیصلہ دیا ہے۔ دوسرے نے کچھ اور پھر بعض مقام پر خلیفہ کا فیصلہ اور ہے۔ کسی دوسرے صحابی کا فیصلہ کچھ اور مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے قرآن و حدیث اب تک موجود ہیں۔ ان سے اب بھی پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ کس کی بات سچی تھی۔ اور کس کا اجتہاد غلطی پر تھا۔ آج قرآن و حدیث ان کے اختلافات کے فیصلہ کے لئے موجود ہیں۔

پس ہمارے لئے بھی کچھ مشکل نہیں اپنے اختلافات کو اگر حضرت صاحب کی کتب پر پیش کر کے دیکھ لیا کریں۔ تو ہم معلوم کر سکتے ہیں کہ حضرت صاحب کا کیا مذہب تھا۔

حضرت صاحب کی اکثر کتب اردو میں ہیں پس اہل ہند کیلئے کیا مشکل ہے۔ کہ وہ ہر ایک اختلاف کے وقت حضرت صاحب کی کتابیں دیکھ لیا کریں کیونکہ جب انسان خود حوالہ دیکھ سکتے ہیں۔ تو دوسرے کے بتائے ہوئے پر اکتفا کی کیا ضرورت ہے۔ کیونکہ ہر ایک انسان اپنے اعمال کا خود ذمہ وار ہے اور ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ خود حضرت صاحب کی کتابوں میں دیکھے کہ آپ نے کس معاملہ کی نسبت کیا رائے تحریر فرمائی ہے۔ اور جب وہ حضرت صاحب کے ارشاد کو معلوم کر لے تو اسے پکڑ کر بیٹھ رہے۔ پھر کسی اختلاف سے نہ ڈرے۔ کیونکہ وہ قیامت کے دن سرخرو ہو چکا۔

اگر کسی اختلافی مسئلہ کے متعلق آپ لوگوں کو حضرت صاحب کا ارشاد معلوم نہ ہو۔ تو آپ ایک کارڈ کے ذریعہ ہم سے دریافت کر سکتے ہیں ہم انشاء اللہ حضرت صاحب کی اس تحریر کے حوالہ سے اطلاع دیدینگے۔ جس سے آسانی سے فیصلہ ہو سکے ✦

الاخبار و الآراء

شاباش قاسم علی صاحب

عید میلاد کی بدعت اسلام کے لئے جتنی

خوفناک اور نقصان دہ ہے۔ اس پر ایک مفصل مضمون الفضل میں لکھنا تھا۔ مگر وقت گذر گیا۔ دہلی کے جلسہ عید میلاد میں میر قاسم علی صاحب کا نام دیکھ کر ہمیں بہت حیرت ہوئی۔ بلکہ غصہ بھی آیا۔ کہ بدعت میں احمدی کا کیا کام! آخر پیسہ اخبار سے معلوم ہوا۔ کہ آذر بھی بتخانہ میں جاتا تھا۔ اور خلیل بھی۔ دونوں کی نیت اور کام میں فرق تھا۔ میر قاسم علی صاحب کا نام تقریر کرنیوالوں میں تھا۔ آپ نے اٹھ کر جلسہ کی مخالفت میں تقریر شروع کی۔ اور نفظ عید میلاد (بلکہ خاص اس روز جلسہ میلاد کے قیام) کو بدعت قرار دیا۔ اور یہ بھی کہ مدح جناب رسالتماب میں ہم لوگ علمی و عملی طور پر تم سب سے بڑھ کر ہیں۔ افسوس ہے مسلمانوں کے حال پر۔ اصل عیدیں جب آئیں۔ تو کسی نہ کسی بہانے پر ٹال کے نہ منائیں۔ اور خود ایسی عیدیں بنائیں۔ جن کا کوئی ثبوت موجود نہیں۔ کیا ان لوگوں کے دلوں میں صحابہ کرام اور تابعین عظام اور ائمہ کرام سے بڑھ کر رسول اللہ کی محبت ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ان بزرگوں نے کوئی عید میلاد نہ منائی۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم کی وفات و ولادت کا دن ایک ہی رکھا۔ تا نہ کوئی عید منا سکے نہ ماتم +

تلاشیاں

پولیس راولپنڈی نے ۱۲ر فروری کو موضع ترنول (راولپنڈی) کے

کھیت سے بم کے تین گولے نکالے۔ دوسرے دن شبہ میں ایک آنریری مجسٹریٹ کے گھر کی تلاشی ہوئی۔ سنا جاتا ہے کہ دو ہیڈ کانسٹیبلوں اور چند مخبرین کی تلاشی ہوئی۔ جو سب مسلمان تھے۔ کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہیں ہوئی۔

۲۔ لاہور میں کسی نے بسنت کے روز لبرٹی کے باغیانہ پرچے چسپاں کئے تھے۔ ۱۵ر و ۱۶ر فروری کی درمیانی رات کو بارہ بجے کے بعد پولیس نے لال چند فلک اور شیخ ضیاء الحق سابق ایڈیٹر پیشوا کے مکان کے گرد گھیرا ڈال دیا۔ اور صبح کو تلاشی لی لال چند فلک کے گھر کی بھی تلاشی لی گئی۔ لالہ کدار ناتھ سہگل کے مکان کی تلاشی بھی لی۔ اور لوہاری و موری دروازہ کے درمیانی باغ میں دیگر شالہ کی تلاشی بھی ہوئی۔ لبرٹی کا پرچہ نہیں ملا۔ البتہ اور کئی چیزیں مسودوں اور تصویروں کی شکل میں پولیس نے اپنے قبضے میں کیں۔ ماڈل سکول کے بورڈنگ ہوس۔ ٹریننگ کالج کے بورڈنگ کی بھی تلاشی لی گئی۔ اس کے علاوہ کچھ اور تلاشیوں کی افواہ ہے +

۳۔ کلکتہ میں بم کی چٹھیوں کی بابت دو مکانات کی تلاشی ہوئی۔ اور دو نوجوان گرفتار کر لئے گئے۔ ایک ضمانت پر رہا ہے۔ تلاشی میں جو چیزیں برآمد ہوئی تھیں۔ ان میں سے ایک چیز انسپکٹر آتش گیر اشیاء کے دفتر میں لیجاتے ہوئے راستے ہی میں بھڑک اٹھی۔ جس سے سب انسپکٹر کا ہاتھ جل گیا۔ جو مرہم پٹی کرا کے اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو گیا۔

۴۔ ۱۶ر فروری کو پولیس نے دفتر اخبار ہندو سہاییک کی تلاشی لی۔ ہندو سہاییک پریس اور اس دکان کی تلاشی بھی ہوئی۔ جس میں بشن سروپ مالک ایڈیٹر ہندو سہاییک بیٹھا کرتا تھا۔ امپیریل بک ڈپو پریس و امپیریل بک ڈپو کی تلاشی بھی لی گئی امپیریل بک ڈپو کے مالک امیر چند کے مکان کی بھی تلاشی ہوئی۔ جہاں سے پولیس کچھ کتابیں اور ایک ٹائپ کی مشین لے گئی۔ لالہ شمبھو ناتھ چوپڑہ کے مکان کی بھی تلاشی ہوئی۔ اور کچھ کاغذات پولیس لے گئی ×

۵۔ پولیس نے ۱۸ر فروری کو لاہور میں ایک نوجوان دینا ناتھ کو اس کی خانہ تلاشی کے بعد گرفتار کر لیا +

۶۔ کلکتہ میں اتوار کی رات کو ہری چرن منڈل نامی ایک نوجوان گرفتار کیا گیا۔ اور اس سے دو بم والے خطوط بھی برآمد ہوئے۔ ایک جس پر اخبار ایمپائر کا ایڈریس تھا۔ ایک ۱۸ سالہ لڑکے سے ملا۔ جو گورنمنٹ آرٹس سکول میں تعلیم پاتا ہے +

دھرم پال کا مقدمہ

دہرم پال نے ایک عورت اشیری دیوی نامی سے

لدھیانہ میں شادی کی۔ وہ عورت موگہ چلی گئی۔ وہاں سے اسے لینے گیا۔ تو اس عورت کے جوان بیٹے کے ساتھ اس کی لڑائی ہوئی۔ طرفین کو چوٹیں آئیں۔ اور مقدمہ عدالت میں ہے۔ ایشری دیوی نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ دہرم پال نے شادی سے پہلے ہی وہ سلوک کیا۔ جو نہیں کرنا چاہئے تھا۔ یعنی میرے ساتھ......

دہرم پال نے بیان دیا۔ کہ میں نے ۲۵ر جنوری کو اس کے ساتھ باقاعدہ شادی کی ہے۔ اور میں اپنے مارنے والوں پر کوئی مقدمہ چلانا نہیں چاہتا۔ نتیجہ کا انتظار ہے۔

پنجاب کے سکولوں کے طلباء کی صحت کا معائنہ

محکمہ تعلیم نے مقامی جماعتوں

اور سکولوں کے منیجروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ طالب علموں کی صحت کے معائنہ پر خاص توجہ دیں۔

لاہور میں ۸ سکولوں میں طبی معائنہ کے واسطے ڈاکٹروں کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ امرتسر کے ایک سکول میں طبی معائنہ سے معلوم ہوا۔ کہ ۹۱ء میں سے ۱۸ کو خراب غذا ملتی ہے۔ ۴۴ فیصدی کے دانت بالکل خراب ۳۴ فیصدی کی نظر کمزور۔ امید ہے کہ تمام سکولوں میں معائنے ہونگے +

بلوہ محرم شاہ آباد کا مقدمہ

شاہ آباد میں محرم کے موقعہ پر جو بلوہ

ہوا تھا۔ اس کے متعلق ۸۰ مسلمانوں پر سٹر ایلپس خاص مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے۔ استغاثہ کی طرف سے بابو سریندر اور ہندوؤں کی طرف سے پنڈت بشیشر دیال وکیل پیروی کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کی طرف سے مسٹر محمد افضل بیرسٹر رائے بریلی سے پیروی کرنے کے لئے مفت آتے ہیں۔ مسلمان اس بلوہ کا خمیازہ اٹھا رہے ہیں۔ جو انھوں نے از خود دین میں شامل کر لی ہے۔ افسوس +

ایک بکنگ کلرک لوٹا گیا

گجرات سے دریائے چناب کی طرف

کھٹالہ کا اسٹیشن ۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جہاں محکمہ ریل کی طرف سے ایک بکنگ کلرک رہتا ہے۔ ۱۵ر تاریخ کی رات کو ۱۰ بجے رات کے قریب ڈاکوؤں نے چھت پر چڑھ کر ایک فائر کیا۔ جسے سن کر بابو بیچارہ جو ایک سن رسیدہ آدمی ہے۔ اور اس کی بیوی دونوں چھپ گئے۔ ڈاکوؤں نے ان کا سب مال و متاع لوٹ لیا۔ نقصان کا اندازہ ایک ہزار روپیہ کیا جاتا ہے +

چارہ کے ریلوے محصول میں تخفیف

گورنمنٹ ہند نے

قرار دیا ہے۔ کہ ۱۹ر فروری ۱۹۴۹ء سے تمام چارہ سوائے فوجی محکمہ کے چارہ کے جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے سٹیشن سے ضلع حصار کے سٹیشنوں۔ بھوانی۔ بوانی۔ کہیڑہ۔ ہانسی۔ سترو۔ حصار خاص اور آدم پور کو روانہ کیا جائے۔ اس کا محصول ارسال کنندہ یا یابندہ سے حسب ذیل شرح سے لیا جائے۔ چوپہیہ گاڑی کے لئے ۲ پائی فی میل۔ چھ پہیہ گاڑی کے لئے ۹ پائی اور جوگی گاڑی کے لئے ایک آنہ۔ باقی محصول گورنمنٹ ریلوے کمپنی کو ادا کریگی۔ یہ حکم تا صدور حکم ثانی عمل میں آتا رہیگا۔

ضلع سیالکوٹ میں تبدل

شیخوپورہ ضلع بننے پر سیالکوٹ

کی حدود میں بھی رد و بدل ہوگا۔ رعیہ کی تحصیل ٹوٹکر کچھ علاقہ نئے ضلع میں۔ کچھ تحصیل پسرور میں۔ کچھ تحصیل ظفروال میں شامل ہوگا اور ظفروال کی تحصیل میں سے کچھ علاقہ نکال کر تحصیل ڈسکہ میں شامل ہوگا۔ تحصیل ڈسکہ کا جنوبی علاقہ نئے ضلع میں شامل کیا جائیگا

دیش کی رائے میں تحصیل ڈسکہ کا صدر مقام بجائے ڈسکہ کے سمبڑیال مقرر کی جائے۔ جو نہ صرف نئی تحصیل کے بالکل مرکز میں ہے بلکہ ریلوے سٹیشن اور محکمہ نہر کا بھی ہیڈ کوارٹر ہونے کے باعث ڈسکہ کی نسبت ایک خاص خصوصیت رکھتا ہے +

بحری افسران پر مقدمہ

وزیر بحری کی تقریر سے صاف طور پر ظاہر ہو گیا کہ جن جاپانی افسروں پر رشوت ستانی کا الزام لگایا گیا ہے۔ ان پر مقدمہ ضرور ہی قایم کیا جائیگا +

۵ بحری افسروں کو جن میں سے ایک امیر البحر بھی ہے حراست میں لے لیا گیا ہے۔ اور جب تک کہ فوجی عدالت سے ان کے خلاف رشوت ستانی کے الزامات کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ تب تک زیر حراست ہی رہیں گے۔

فساد پارلیمنٹ جاپان میں

۱۳ جنوری کی رات کو پارلیمنٹ جاپان میں بڑا شور و شر ہوا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ نے سالانہ بجٹ یعنی سالانہ خرچ خروج پر بحث کرتے ہوئے ایک ترمیم منظور کرلی جس کی بدولت ٹیکسوں میں ۱۸ ملین ین کی تخفیف کی گئی ہے۔ مخالف پارٹی نے مطالبہ کیا کہ چونکہ اس کے پیش کردہ سوالات اور پروٹسٹوں کی گورنمنٹ نے کوئی سماعت نہیں کی۔ اس لئے ترمیم مذکور کو رائے لینے کی غرض سے ایک کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ اس مطالبہ پر ممبران پارلیمنٹ میں فساد ہو گیا۔ باہم خوب لڑائی ہوئی۔ اور رایوں کی صندوقچیاں توڑ ڈالی گئیں۔ آدھی رات کو پارلیمنٹ نے اپنا اجلاس ملتوی کر دیا۔ اور وہ کوئی کاروبار انجام نہ دیسکی +

فساد محرم آگرہ میں سترہ ہندو ملزموں کو سزا

لالہ اجودھیا پرشاد کے ۱۷ ہندو ملزموں کے خلاف جو مقدمہ اس غرض سے جائنٹ مجسٹریٹ آگرہ کی عدالت میں چل رہا تھا۔ کہ انہوں نے مجمع خلاف قانون کی شکل میں فساد کیا اس مقدمہ میں عدالت نے ملزموں کو دو دو ماہ قید سخت کی سزا دی ہے۔ سشن جج کی عدالت میں اس امر کی اپیل کیجائیگی۔ کہ جبتک ۱۷ مسلمان ملزموں کے خلاف مقدمہ فیصل ہو جائے۔ جس میں ان پر مسٹر جونس پرنسپل آگرہ کالج کی آنکھ میں ضرب پہنچانیکا الزام لگایا گیا ہے اسوقت تک ہندو ملزموں کو ضمانت پر رہا کر دیا جاوے۔

مقدمہ واپس لے لیا

ارونا چلی کے سادھو چانند کے چیلے بابو مدہو سودن نے وکیل دیناج پور اور اٹھارہ دیگر چیلوں پر جنہیں چند روز ہوئے ڈاکہ میں شبہ سمجھ کر گرفتار کیا گیا تھا۔ جو مقدمات قایم کئے گئے تھے۔ وہ پولیس نے واپس لے لئے ہیں۔ اور ملزم بری کر دئے گئے ہیں۔

البانیا و جزائر ایجین کا معاملہ

سفرائے دول نے ایک نوٹ پیش کر کے یونان کو وہ جزائر جن پر یونانیوں کا قبضہ ہے۔ سوائے ٹینڈوس، امبروس اور کیسٹلو ریزو کے دیدیئے ہیں۔ اور اس بات کی ذمہ داری طلب کی ہے۔ کہ جزائر مذکور کو بحری یا فوجی اغراض کے کام میں نہ لایا جائیگا۔ اور مسلمان آبادی کے حقوق کا پاس و لحاظ مد نظر رہیگا۔ جزائر اسوقت تک تفویض نہ ہونگے۔ جبتک کہ یونانی سپاہ البانوی علاقہ کو خالی نکرے۔ اور یہ کہ وہ ایپیروٹ کو مقابلہ کا حوصلہ نہ دلائیگا۔ توقع کیجاتی ہے۔ کہ ۱۳ مارچ تک انخلائے البانیہ درجہ تکمیل پر پہنچ جائیگا +

دول کے فیصلے سے بابعالی کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ اور تحریری جواب مانگا ہے۔ غیر اغلب نہیں کہ ٹرکی براہ راست یونان سے نامہ و پیام کی کوشش کرے۔ اور جزائر چیوس اور مٹلین کے معاوضہ میں وہ جزائر جو اٹلی کے پاس ہیں۔ یونان کو دینا چاہے۔

قسطنطنیہ ۱۶ فروری کا تار ہے کہ جزائر ایجین کی نسبت دول کے فیصلہ کے جواب میں بابعالی نے ظاہر کیا ہے۔ کہ اسے توقع تھی کہ ٹرکی کے متصل جزائر اور نیز ان جزائر کے متعلق جو ایشیائے کوچک سے تعلق رکھتے ہیں۔ دول اس مسئلہ کا براہ راست دلچسپی رکھنے والی طاقتوں کے فوائد کو ملحوظ رکھکر فیصلہ کرینگی۔ بابعالی فرائض امن کو تسلیم کرتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی لکھتا ہے کہ وہ اپنے جائز مطالبات کا تیقن دلانے کی کوشش کریگا۔

لڑکی کا جائز ولی کون ہے

حیدرآباد سندھ کے 'انب چایو' نامی مسلمان نے اپنی ۱۲ سالہ لڑکی غلام فاطمہ کی شادی اسمٰعیل فضل محمد نامی ایک ۱۲ ماہہ لڑکے سے کی تھی۔ جب سے لڑکی کی والدہ نے ناراض ہو کر مقامی سارڈینیٹ جج کی عدالت میں دعویٰ کیا ہے کہ چونکہ شوہر نے طمع سے پانچسو روپیہ لیکر شادی کی ہے۔ لہذا شادی فسخ کر دی جائے۔ چنانچہ جج نے لڑکی کی ماں کے حق میں فیصلہ دیدیا۔ مگر جب اس کے خلاف لڑکی کے باپ نے ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں اپیل کی تو انھوں نے ماتحت عدالت کا فیصلہ مسترد کر دیا۔ اور لکھا کہ روپیہ لینا ثابت نہیں ہوتا۔ نیز اصلاحی رواج کے مطابق اس قسم کی شادی کرنا بھی ممنوع نہیں ہے۔ اور شرع اسلام میں دولہا دلہن کے سنے عمر کی کوئی قید نہیں لگی ہوئی ہے اب اس فیصلہ کے خلاف لڑکی کی والدہ نے کراچی کی عدالت عالیہ میں اپیل کی ہے۔ اس کے علاوہ سوال یہ ہے کہ آیا لڑکی کی والدہ کو لڑکی کے والد کے مقابلہ میں کوئی حق حاصل ہے +

یوروپ میں تبلیغ اسلام کی کوشش

نواب وقار الملک نواب محمد اسحٰق خان۔ حاذق الملک حکیم حاذق اجمل خاں۔ نواب مزمل اللہ خان نے ایک مشترکہ مضمون 'تبلیغ اسلام و یوروپ' کی بابت لکھا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ انگلستان میں تبلیغ اسلام کی جو نئی تحریک شروع ہوئی ہے۔ اس نے نہ صرف یوروپ میں معلومات کیلئے اشتیاق پیدا کر دیا ہے۔ بلکہ مسرت و اعتماد کی ایک لہر سارے اسلامی ہند میں پیدا ہو گئی ہے۔ مسلمانوں کی یہ عام خواہش ہے۔ کہ یوروپ میں تبلیغ اسلام کو سرگرمی کے ساتھ عمل میں لانا چاہئے۔ جس کیلئے قابل مشنریوں کا بھیجنا اور اسلامک ریویو کی مفت تقسیم کا انتظام کرنا ضروری ہے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر مولوی محمد علی شاہ صاحب جو ایک متبحر عالم اچھے انگریزی دان اور عمدہ مشنری ہیں۔ اور مولوی انیس احمد بی۔اے (علیگ) جنہوں نے بطور مضمون نگار و۔ علیگڈھ کالج و محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس سے درجہ اول کے طلائی تمغے حاصل کئے ہیں اور نظارۃ المعارف قرانیہ دہلی میں اپنی مذہبی تعلیم ختم کی ہے۔ یہ دونوں صاحبان بطور مبلغین اسلام۔ خواجہ کمال الدین صاحب کو مدد دینے کیلئے لنڈن بھیجے جائیں۔ اس مذہبی مشن اور اسلامک ریویو کی مفت تقسیم کا خرچ دو سال کے لئے ۳۰ ہزار اندازہ کیا جاتا ہے۔ چندہ امداد بہت جلد مولوی عبدالاحد صاحب آنریری مجسٹریٹ دہلی و خزانچی نظارۃ المعارف القرانیہ کے نام بھیجنا چاہئے۔ خدا نے اپنے نبی کی زبان پر ایک فیصلہ کیا تھا۔ کہ خالص دودھ میں پھٹا ہوا دودھ ملیگا۔ تو سارا دودھ پھٹ جائیگا۔ اس کا عملی تجربہ انشاء اللہ بہت سی برکات کا موجب ہو گا +

سرغناؤں کی جلاوطنی کے متعلق اختیارات

جنرل بوتھا نے یونین پارلیمنٹ میں اپنی تقریر میں کہا کہ گورنمنٹ سرغنایان مذکور کو دنیا کے کسی حصہ میں جلاوطن کر سکتی تھی۔ لیکن صرف ایک ہی جہاز جو میسر سکتا تھا۔ وہ انگلش تھا۔ اس لئے انگلستان موزوں مقام جلاوطنی تصور کیا گیا۔

نئی دنیا میں ثلج کے آنے کے دن

نیویارک ۱۵ فروری کا تار ہے کہ نیویارک اور شرقی اضلاع میں پالے کی شدت سے سخت مصیبت نازل ہوئی ہے۔ نیویارک کے پادری گرجوں کو بطور پناہ گاہوں کے کھولنے کا انتظام کر رہے ہیں۔ شہر میں تین لاکھ بیکاروں کا تخمینہ ہوا ہے۔ اور کساد بازاری سے دیگر صنعتی مرکزوں میں بھی لاکھوں آدمی بیکار پھر رہے ہیں +

طلباء اسسٹنٹ سرجن کلاس کی سٹرائک

میڈیکل کالج لاہور کی اسسٹنٹ سرجن کلاس کے جو طلباء سٹرائک پر ہیں۔ انہوں نے صاحب پرنسپل کے نوٹس کے جواب میں ایک مودبانہ درخواست بھیجی تھی۔ کہ اگر ہم میں سے کسی کو اس سٹرائک کا ذمہ دار ٹھہرا کر سزا نہ دی جائے۔ تو ہم حاضر ہونے کو تیار ہیں۔ اس کا جواب پرنسپل نے دیا ہے۔ کہ میں آپ کو آپکی خواہش کے مطابق یہ اطمینان نہیں دلا سکتا۔ کہ تمام طلباء جو بلا اجازت کالج سے غیر حاضر ہوئے ہیں اور سٹرائک پر ہیں واپسی پر اپنے اس فعل کی پاداش سے معافی پا جائیں گے۔ میں صرف اتنا اقرار کر سکتا ہوں۔ کہ ہر شخص کے معاملہ پر جداگانہ طور سے اس کی خاص حالت کے لحاظ سے غور کیا جائیگا۔ آپنے میری اور عملہ کالج کے دیگر ممبران کی طرف سے بدسلوکی ہونے کا اظہار کیا ہے۔ اور آپ میں سے ہر ایک کے لئے اپنے اس بیان کو ثابت کرنا یا اس کی صداقت سے انکار کرنا ضروری ہوگا۔ ***

جزائر ایجین کے متعلق ترکی کی رائے

وزیر اعظم نے سفراء سے ملاقات کرکے دول کے فیصلے کا احترام ملحوظ رکھنے کے متعلق بابعالی کے عزم وارادہ کی تصدیق و توثیق کی وزیر اعظم نے یقین ظاہر کیا کہ آئندہ کارروائی یہ ہوگی۔ کہ وہ جزائر جو اٹلی کے پاس ہیں۔ ٹرکی کو واپس دئے جائیں گے۔ ایشیائے کوچک میں اٹلی ریلوے مراعات حاصل کرتے ہی جزائر کو حوالے کر دیگی۔ چنانچہ اٹلی و سمرنا ایدین ریلوے کے مابین براہ راست گفتگو ہو رہی ہے۔ اس کے بعد ٹرکی و یونان کے مابین گفتگو شروع ہوگی۔ تاکہ ان کا جزائر جیوس اور مٹلین سے تبادلہ کر لیا جائے۔

ترکی کی مالی حالت

عثمانی بنک۔ پبلک قرض اور تمباکو کی کمپنی نے عہدہ داران قسطنطنیہ کی ایک ماہ کی تنخواہ ادا کرنے کی غرض سے چار لاکھ پونڈ بابعالی کو دئیے ہیں۔ کیونکہ عہدہ داران مذکور کا مشاہرہ تین ماہ سے واجب الادا چلا آتا ہے۔ اس میں ممبر کی تنخواہ شامل نہیں۔ جو صیغہ بحر کو ترقی دینے کی غرض سے بطور چندہ دیگئی ہے۔ جو سلطنت ایسے مشکلات میں ہو اس کا خدا ہی حافظ۔

اچھا صلہ ملا۔

کرنل عزیز علی بے سر آوردہ مصری عرب جس نے انور بے کے طرابلس سے چلے جانے کے بعد سرنیکا میں عربی مزاحمت میں از سر نو جان ڈالی تھی۔ مصر سے قسطنطنیہ پہنچے پر گرفتار ہوا۔ فوجی عدالت کے ذریعہ سے اس کی تحقیقات کی جائیں گی۔ کیونکہ اس پر ایک عرب پولٹیکل انجمن کے رکن ہونیکا شبہ کیا جاتا ہے اور یہ کہ انجمن کا مدعا کمیٹی ترقی اتحاد کو تباہ و برباد کرنا ہے قاہرہ میں اس گرفتاری پر سخت ناراضگی پھیلی ہوئی ہے انجمن اتحاد و ترقی اپنے ممبروں کے بغیر کسی کو برسراقتدار رہنے دینا نہیں چاہتی۔

بمبئی میں آتشزدگی

قلابہ میں ۱۴ر فروری کو نصف شب کے بعد سخت آگ لگی۔ اور روئی دبانے کا ایک کارخانہ تمام وکمال جل گیا۔ نیز نواح میں بھی بہت سی روئی آگ کی نذر ہوئی باوجود سخت سعی و کوشش کے کارخانہ کی کوئی چیز نہ بچ سکی۔ ساڑھے چار لاکھ روپیہ کے نقصان کا اندازہ کیا جاتا ہے کارخانہ بیمہ شدہ تھا۔

اس لڑکی کا بت قائم کیا جاوے

کالج سکوئر کلکتہ کے جلسہ میں جو بذریعہ شادی جہیز کی رسم کے خلاف منعقد ہوا تھا۔ قرار پایا۔ کہ اس چہاردہ سالہ لڑکی سری یلانتا دیوی نامی کا جس نے جہیز شادی کے لئے موروثی مکان کا رہن رکھا جانا گوارا نہ کرکے خودکشی کر لی بت بنا کر کالج سکوئر میں نصب کیا جائے۔ یعنی ایک گناہ کی پائیدار یادگار بنائی جائے تاکہ اس کی دوسری بہنوں کو بھی خودکشی کی تحریک ہو۔

مصنوعی جنگ اور اس کا اثر

ڈھاکہ میں مصنوعی جنگ کے اختتام پر گورنر بنگال نے ایک تقریر میں ارشاد کیا۔ کہ اس سے مشرقی بنگال کے وفادار باشندوں کو معلوم ہوگا۔ کہ وہ بوقت ضرورت کیسی عظیم الشان طاقت پر حفاظت کے لئے بھروسہ کر سکتے ہیں۔ اور اپنی نسبت گورنمنٹ اور سپاہیوں کی نیک طینتی کا بھی انہیں علم ہو گیا ہوگا۔ اور یہ کہ اہل ڈھاکہ کو سالہا سال کے بعد برٹش سپاہ کو دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔

تلاشیوں کے متعلق مزید خبر

۱۹ تاریخ کو پولیس نے خوشی رام بی۔ اے کی جو گورنمنٹ کالج کی ایم۔ اے جماعت میں پڑھتا ہے اور ہسٹری کا طالب علم ہے۔ تلاشی لی اور چند تاریخی کتابیں لے گئی۔ دوسرے دن ۲۰ تاریخ کو پولیس نے لالہ خوشی رام کو گرفتار کر لیا۔ اسی روز ۲½ بجے دوپہر کو پولیس نے بلاوچی۔ لے کی جو خوشی رام کا ہم جماعت ہے تلاشی لی۔ اور اس کو گرفتار کر لیا اور دہلی میں ماسٹر امیر چند کا لڑکا بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور اس وقت تک دہلی میں سولہ گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ لیکن افواہ ہے کہ ابھی اور تلاشیاں اور گرفتاریاں بھی ہوں گی۔

یہ خبر بھی سنی جاتی ہے کہ ایک لوکل انگریزی اخبار کے دفتر کی بھی تلاشی ہوئی ہے۔ سنا گیا ہے کہ ایک صاحب ماسٹر امیر چند کی دس ہزار روپیہ نقد تک ضمانت دیتے ہیں۔ مگر منظور نہیں ہوئی۔ اور جو صاحب ضمانت دیتے تھے۔ ان کے گھر کی تلاشی ہوگئی۔ ۲۱ر فروری کو ۱ بجے دوپہر ایک خفیہ پولیس افسر نے لالہ ہرلال کے مکان کی

میڈیکل سکول آگرہ میں سٹرائک

آگرہ ۲۰ر فروری کا تار ہے کہ سٹرائک اب تک جاری ہے پرنسپل نے طالب علموں کی درخواست اس وقت تک انسپکٹر جنرل کی خدمت میں بھیجنے سے انکار کر دیا ہے جب تک کہ وہ بورڈنگ ہاؤس میں حاضر ہو کر کام شروع نہ کر دیں۔

ہڑتالیوں کو بورڈنگ ہوس سے اپنا اسباب اور چیزیں لے جانے کی اجازت دیدی گئی۔ سکول کی لڑکیوں کی سٹرائک بھی ابھی تک جاری ہے۔ ہڑتالیوں کے سرپرستوں سے خط وکتابت ہو رہی ہے۔ کہ وہ ہڑتالیوں کو ۲۲ر فروری تک سکول میں حاضر ہونے کی ترغیب دیں۔ ورنہ سکول ایک سال کے لئے بند کر دیا جائیگا۔ اور جو وظائف سکول کی طرف سے دئے گئے ہیں۔ ان کی واپسی کے لئے مطالبہ کیا جائیگا۔

عثمان گزٹ کا بے اصولاپن

حیدرآباد دکن کا ایک اخبار ایک طرف خواجہ صاحب کی مساعی جمیلہ کا کھلے کھلے لفظوں میں اقرار کرتا ہے۔ دوسری طرف انہیں فاسد خیالات اور وساوس شیطانی میں گرفتار بتاتا ہے۔ تعجب کی بات ہے۔ کہ ایک شخص بقول اس اخبار کے شیطان کا متبع ہو کر اسلام کی اشاعت کر رہا ہو۔ اور وہ بھی ایسی پرزور کہ دشمنوں کو بھی اس کا اقرار کرنا پڑے۔ حیران ہوں۔ کہ ان لوگوں کو کیوں شرم نہیں آتی۔ کیا حیدرآباد دکن خواجہ کے مسیحا کا نشان "زلزلہ در گور نظامی فگند" سیلاب کی صورت میں نہیں دیکھ چکا اور وہ قدرت کا کوئی اور ہاتھ دیکھنے کا منتظر ہے۔ تا اسے معلوم ہو کہ اس صدی کا برگزیدہ "نبی" کون ہے +

پمفلٹوں کی ضبطی

گورنمنٹ ہند نے دو پمفلٹوں کو جنکا عنوان یہ ہے ا۔ آزادی۔ کرٹے ہوجاؤ۔ جاگو اور فائز المرام ہونے تک دم لو۔ ۲۔ ادم بندے ماترم۔ لبرٹی آزادی ممنوع و قابل ضبطی قرار دیا ہے "سنسار" نامی جو اخبار کینیڈا سے

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ

الاسلام

زندگی بخشنے والا مذہب

مذاہب کی جو جنگ آجکل ہو رہی ہے۔ وہ آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی ہر ایک مذہب یہ چاہتا ہے کہ میں دوسرے مذاہب پر غالب آجاؤں۔ اور ہر ایک مذہب اپنی پوری طاقت سے دوسرے مذاہب کے ساتھ کشمکش میں مصروف ہے۔ لیکن عام طور پر مذاہب کی توجہ اسی طرف ہے۔ کہ وہ گذشتہ قصص سے لوگوں کو اپنی طرف کھینچنا چاہتے ہیں۔ یا آخرت میں انعامات کے وعدوں سے اپنی طرف جذب کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن سوائے اسلام کے کوئی مذہب نہیں جو طالب حق انسان کے دل کو دلائل قطعیہ اور براہین یقینیہ کے ساتھ ایمان سے بھرے۔ صرف اسلام ہی لوگوں سے یہ وعدہ کرتا ہے۔ اور بڑی تحدی سے دعویٰ کرتا ہے۔ کہ وہ طالب حق انسان کو یقین دلانے کے ذرائع اور وسائل اسی دنیا میں بہم پہنچا دیتا ہے بشرطیکہ انسان اسکی بتائی ہوئی ہدایات پر عامل اور کاربند ہو جاوے۔ اسلام مسلم کی زندگی بالکل بدل دیتا ہے۔ اسکی گندی زندگی بالکل مرجاتی ہے اور اسکی بجائے پاک اور مطہر زندگی اُسے عطا ہوتی ہے یہ ایسا سلطان ہے کہ کسی مذہب میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بات نہیں پائی جاتی۔ اور اگر دنیا کے مذاہب کا مقابلہ کیا جاوے۔ تو عیاں ہو جاویگا۔ کہ اس معیار پر کوئی مذہب سوائے اسلام کے پورا نہیں اتریگا۔ پہلے اسطرح کی کوئی آیت تو پیش کریں جسمیں اس تحدی سے یہ دعویٰ کیا گیا ہو۔ من عمل صالحاً من ذکر او انثیٰ وھو مومن فلنحیینہ حیاۃ طیبۃ ولنجزینھم باحسن ماکانوا یعملون۔ جو نیک اور سنوار والے کام کرے۔ مرد ہو یا عورت۔ بشرطیکہ وہ ایمان رکھتا ہے ہم اسکو پاکیزہ زندگی عطا فرماویں گے۔ اور انکے کاموں کا جو وہ کرتے تھے۔ بہت ہی عمدہ طور سے بدلہ دیں گے۔ اب ہمیں کوئی اہل مذہب بتلادے کہ کیا اسکا مذہب دعویٰ کرتا ہے کہ انسان کی زندگی اسی دنیا میں پاک اور طیب بنادیگا۔ اگر وہ اس کام سے قاصر اور عاجز ہے تو پھر دوسرے لوگوں کو اپنے مذہب کیطرف کیوں بلاتا ہے۔ یہ تو یقینی اور قطعی بات ہے۔ کہ مذہب کی غایت قصوی اور علت غائی یہ ہے کہ انسان اپنے خالق حقیقی سے محبت اور تعلق پیدا کرے اور اسے پہچانے اور اس سے پیوند لگاوے جبکہ یہ بات کسی مذہب سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ تو کسی کو اس مذہب کے پیچھے چلنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ مسلم امر ہے کسیکو اسمیں کلام نہیں ہے۔ کہ اللہ جلشانہ قدوس اور پاک اور بے عیب ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ جو شخص اس کے ساتھ تعلق اور پیوند لگانا چاہے۔ وہ بھی پاک ہو بہرحال کوئی گندہ قدوس کا مقرب نہیں ہو سکتا۔ یہ ایسی بدیہی اور صاف بات ہے۔ کہ اسکے ثابت کرنیکی چنداں ضرورت نہیں ہے فیہ رجال یحبون ان یتطھروا واللّٰہ یحب المطھرین۔ اس میں ایسے مرد ہیں جو کہ پاکیزگی اور طہارت کو نہایت ہی پسند کرتے ہیں۔ اور اللہ تطہر چاہنے والوں کو بہت ہی پسند کرتا ہے۔ عقلاء کی عقول اور افہام نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ قدوس خدا اپنے قرب کے سایۂ عاطفت میں ان لوگوں کو جگہ دیتا ہے جو کہ اپنے آپ کو شہوات نفسانیہ اور علائق فانیہ سے بالکل جدا کر لیتے ہیں۔ اور سانپ کی طرح اپنی نفسانیت سے منسلخ ہو جاتے ہیں۔ موتوا قبل ان تموتوا لنذکو لحیاۃ ابدیاً وہ مرجاتے ہیں اور بالکل فنا ہو جاتے ہیں۔ پھر انکو ابدی زندگی عطا ہوتی ہے اور وہ موت سے پھر آزاد ہو جاتے ہیں ✦

اب اگر تمام مذاہب کی پڑتال کیجئے تو ظاہر ہو جاویگا۔ کہ کسی مذہب سے انسان تقدس اور طہارت کے حصول پر قدرت حاصل نہیں کر سکتا۔ دنیاوی علائق اور تعلقات سے انسان کو وہ آزاد نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ مانا ہوا مسئلہ ہے کہ گناہ قانون کی خلاف ورزی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور گناہ کے بھسم کرنے کیلئے یقین کی آگ کا ہونا اشد ضروری ہوتا ہے جبتک یقین کامل حاصل نہ ہوگا۔ گناہ سے انسان کا آزادی حاصل کرنا بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے جتنی جتنی یقین میں کمی ہوتی جاویگی اسی نسبت اور تناسب سے گناہوں میں زیادتی ہوتی جاویگی۔ یا بالفاظ دیگر یوں کہا جا سکتا ہے کہ یقین جتنا جتنا زیادہ ہوتا جاویگا۔ اتنے ہی گناہ کم ہوتے چلے چلے جاوینگے۔ اگر انسان کو اپنے خالق پر اتنا ہی یقین حاصل ہو جتنا اسے زہر پر ہے۔ کہ زہر کھانے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔ اگر خدا کی نافرمانی کو جو ایک روح کیلئے سم قاتل کا حکم رکھتی ہے زہر کیطرح مہلک یقین کرے تو کسطرح ممکن ہو سکتا ہے کہ انسان اس کے کرگزرنے پر جسارت اور جرأت کرے بات اصل یہی ہوتی ہے کہ اسے خدا پر ہی ایمان نہیں ہوتا۔ تو پھر وہ اس کی نافرمانی کو کیا سمجھ سکتا ہے یقین معرفت الٰہی کیساتھ پیدا ہوتا ہے۔ اور معرفت الٰہی تازہ بتازہ الٰہی نشانات سے بڑھتی ہے تمام مذاہب کثرت سے ہی اس بات کے منکر ہو گئے ہیں کہ انکی تعلیم پر چلنے سے انسان صاحب نشانات اور کرامات ہو سکتا ہے بھلا غور تو کرو کہ جس مذہب سے اللہ تعالیٰ نے ہزاروں سینکڑوں برس سے اپنا پیوند جدا کر لیا ہے یعنی اس مذہب کے متقدمین میں کوئی اہل اللہ نہیں پیدا ہوتا۔ اور انمیں سے کسی ایک کے ساتھ اللہ تعالیٰ کبھی کلام نہیں کرتا۔ وہ مذہب خدا کی معرفت دنیا کو کیا سکھا سکتا ہے وہ یقین کے وسائل اور اسباب لوگوں کو کیا بتلا سکتا ہے آریوں کے نزدیک وہ لاکھوں برس سے انمیں سے کسی ایک کے ساتھ نہیں بولا۔ بھلا وہ بتائیں تو سہی۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے متعلق ایسا یقین دلا سکتے ہیں جیسا کہ وہ شخص جو اس زمانہ میں اپنے کانوں سے اس کی شیریں آواز اور گفتار پاک سے محظوظ ہوتا ہے۔ مثل الفریقین کالاعمی والاصم والبصیر والسمیع ھل یستویان مثلاً افلا تذکرون دونوں فریقوں کی مثال اندھے اور بہرے اور بینا اور شنوا کی ہے کیا دونوں مثال میں برابر ہو سکتے ہیں۔ کیا تم نصیحت اور پند نہیں پکڑتے۔ قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون انما یتذکر اولوا الالباب کہدے کیا برابر ہو سکتے ہیں جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے ضرور عقلمند ہی نصیحت پکڑا کرتے ہیں۔ اور بنی اسرائیل نے اپنے انبیاء علیہم السلام کے بعد الہام کا دروازہ بند کر دیا ہے۔ اب دیکھو انمیں یقین بالکل نہیں رہا وہ دنیا میں ذلیل اور خوار ہو گئی عیسائی مذہب نے بھی جاری رہنے والے الہام کے باب کو مسدود کر دیا ہے انکی طہارت اور پاکیزگی تو اظہر من الشمس ہے یورپ اور امریکہ کی کافی تہذیب دیکھ سکتے ہیں شراب جو جامع الآثام ہے جس تمام گناہ پیدا ہوتے ہیں وہ انکے لئے ضروریات زندگی میں سے سمجھی جاتی ہے سور شیر مادر کی طرح استعمال ہوتا ہے آریہ مذہب نے اللہ تعالیٰ کو خالق ہی تسلیم نہیں کیا۔ اور جھوٹی العیاذ میں نیوگ ایسا مسئلہ رکھا ہوا ہے کہ اسکے بیان کرنے سے بھی انسانی طبیعت نفرت کرتی ہے۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے یہ حضرت مسیح علیہ السلام کا مقولہ ہے اور بہت ہی سچا مقولہ ہے۔ اہل مذاہب کا باہم مقابلہ کرو۔ کس مذہب کے متقدمین زیادہ طہارت اور تزکیہ پر قدم زن ہیں۔ یہ حقیقت دنیا پر کھل جاویگی کہ صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے۔ جو کہ انسانی زندگی بدل دیتا ہے اور اسے حیات طیبہ عطا فرماتا ہے اور اسی دنیا میں انہیں بہشت عطا ہو جاتا ہے جیسا کہ بہشتیوں کی زندگی پاکیزہ ہوتی اور انمیں کوئی گناہ اور لغو کلام نہیں ہوتا اسی طرح مسلمانوں کی زندگی اسی دنیا میں پاک اور مطہر ہو جاتی ہے اور انکی گندی زندگی کو بالکل جلا دیا جاتا ہے اور لطف یہ ہے کہ قرآن کریم نے اسی مضمون کی آیت جب دوسری جگہ بیان فرمائی ہے تو وہاں حیات طیبہ کی بجائے جنت کا لفظ رکھدیا ہے تاکہ صاف بتا دیا جاوے کہ اسلام پر چلنے والے مرنے سے پہلے بہشت میں داخل ہو جاتا ہے۔ ومن یعمل من الصٰلحٰت من ذکر او انثیٰ وھو مومن فاولٰئک یدخلون الجنۃ ولا یظلمون نقیراً ومن احسن دیناً ممن اسلم وجھہ للّٰہ وھو محسن واتبع ملۃ ابراھیم حنیفاً واتخذ اللّٰہ ابراھیم خلیلاً۔ اور جو کوئی نیک کام کرے مرد ہو یا عورت بشرطیکہ ایماندار ہو وہ لوگ جنت میں داخل ہونگے۔ اور انپر ذرہ بھر بھی ظلم نہ ہوگا اور اس شخص سے بڑھکر کسکا عمدہ دین ہو سکتا ہے جو کہ بالکل مسلم ہی ہو جاوے۔ اور اسطرح خدا کی عبادت کرے گویا وہ اُسے دیکھ رہا ہے اور ملت ابراہیمی کا پیرو ہو جاوے کیونکہ ابراہیم کا مذہب خدا تک پہنچانیکے لئے بہت ہی اقرب ہے ابراہیم کو اللہ نے اپنا دوست بنا لیا تھا۔ دیکھو اسلام انسانوں کو نئی زندگی بخشتا ہے پہلے وہ مردہ ہوتے ہیں اسلام ایک سنگ پارس ہے جس کے مس سے گندی زندگی تباہ ہو جاتی ہے اور پاکیزہ زندگی اس کے بدلہ میں ملتی ہے یا ایھا الذین آمنوا استجیبوا للّٰہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم۔ اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی بات قبول کرلو جب وہ تمہیں اسلئے بلاتا ہے کہ وہ تمکو زندہ کرے۔

اب ظاہر بات ہے کہ ایک مذہب انسان کو اس دنیا کی زندگی سے دل برداشتہ کر دیتا ہے اور اسکی آلائشوں سے ملوث نہیں ہونے دیتا۔ اور دوسرے مذاہب میں طاقت اور قوت نہیں کہ کونسا مذہب اس قابل ہے کہ اس کی پیروی کیجاوے صرف وہی مذہب جو کہ ہماری زندگی مطہر اور پاک بناوے۔ اور قدوس خدا کے ساتھ ہمارا تعلق اور پیوند لگاوے اومن کان میتاً فاحییناہ وجعلنا لہ نوراً یمشی بہ فی الناس کمن مثلہ فی الظلمات لیس بخارج منھا کذالک زین للکافرین ماکانوا یعملون۔ کیا وہ شخص جو کہ مردہ تھا ہم نے اسکو زندہ کر دیا۔ اور اسکو ایک روشن امتیاز عطا کر دیا جسکے ساتھ وہ لوگوں میں چلتا ہے اسکی طرح ہو سکتا ہے جو کہ اندھیروں میں ہی جہاں کی اشیاء میں بکلی امتیاز بھی نہیں کر سکتا اور معشوق حقیقی کیساتھ دوسرے الہ یا طاغوت کو بھی برابر سمجھ رہا ہے جیسا کہ اندھیرے میں سیاہ و سفید یکساں نظر آتے ہیں۔ اور وہ اس طغیان تمیز ہی سے باہر نہیں نکل سکتا۔ اسیطرح اسلام کے منکروں کیلئے انکے اعمال اچھے لگتے ہیں فمن یرد اللّٰہ ان یھدیہ یشرح صدرہ للاسلام ومن یرد ان یضلہ یجعل صدرہ ضیقاً حرجاً کانما یصعد فی السماء کذالک یجعل اللّٰہ الرجس علی الذین لا یؤمنون۔ جس کے متعلق اللہ کا ارادہ ہوتا ہے کہ اسکو ہدایت دے

تصدیق المسیح!

حضرت مسیح موعودؑ حکم عدل تھے!

ظلمت اور نور کا ہمیشہ سے مقابلہ چلا آیا ہے۔ الحمد للہ الذی خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور۔ اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا۔ اور اندھیریوں اور نور کو بنایا ظلمات کو جمع رکھا ہے۔ اور نور کو قرآن مجید میں واحد رکھا گیا ہے۔ اس میں اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ حق ایک ہو سکتا ہے۔ اور حق کے مقابل میں جتنے اور راہ ہو سکتے ہیں۔ وہ سب ظلمات ہیں۔ وعلی اللہ قصد السبیل ومنہا جائر اور اللہ تک وہ راستہ پہنچاتا ہے جو بالکل سیدھا ہے اور اسمیں افراط اور تفریط بالکل نہیں ہے۔ اور دوسرے راہ اللہ سے دور لیجاتے ہیں۔ وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ ذالکم وصٰکم بہ لعلکم تتقون۔ اور یہ میرا راہ بالکل سیدھا اور اقرب الی اللہ ہے اسکی تم پیروی کرو۔ اور اور راہوں کی پیروی مت کرو۔ وہ راستے تمکو اسکے راستے سے الگ کر دینگے۔ اسکے ساتھ وہ تمکو وصیت کرتا ہے۔ تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

مسلم امر ہے۔ کہ ظلمات اور نور کے باری باری دورے رہتے ہیں۔ کبھی جہالت کا دورہ ہوتا ہے۔ اور کبھی علم اور نور دنیا میں غلبہ پا جاتے ہیں۔ کبھی کفر دنیا میں جوش سے پھیلتا ہے اور کبھی دین حق روز روشن کیطرح اپنی روشنی دنیا میں پھیلاتا ہے۔ لیل و نہار کی آمد و رفت سے کون انکار کر سکتا ہے۔ نہایت عجیب اور لطیف بات ہے کہ خدا کا فعل عالم جسمانی اور روحانی دونوں عالموں میں ایک ہی ہے اور اس میں ہرگز فرق نہیں۔ چنانچہ جسطرح دنیا میں ہر وقت کہیں نہ کہیں دن ہوتا ہے اور کہیں نہ کہیں رات ہوتی ہے۔ اور ممکن نہیں۔ کہ ساری دنیا میں ایک ہی وقت میں ہر جگہ دن موجود ہو۔ اور ایسا ہی ہر جگہ ایک ہی وقت رات ہو۔ اسی طرح دین حق بھی دنیا میں کہیں نہ کہیں ضرور رہتا ہے اور کفر بھی دنیا میں موجود ہی رہتا ہے اور بالکل نابود نہیں ہوتا۔ اس لئے ان لوگوں کے قول کی تغلیط ہو جاتی ہے۔ جنہوں نے اپنا یہ عقیدہ بنا رکھا ہے کہ آخری ایام میں حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ مبارک میں تمام دنیا کا ایک ہی مذہب ہو جائیگا۔ اور تمام کو جو روئے زمین پر اسوقت آباد ہونگے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بجبر و اکراہ مسلمان بنادینگے اور نعوذ باللہ من ذالک قرآن کی اُن آیات کو پس پشت ڈالدینگے جنمیں لکھا ہے۔ افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین۔ لا اکراہ فی الدین۔ کیا تو لوگوں کو زبردستی سے مجبور کریگا کہ وہ مسلمان اور مومن ہو جاویں۔ دین میں کسی قسم کی زبردستی جائز نہیں ہو سکتی۔ غرضکہ نظام جسمانی کو نظام روحانی سے ایک بڑا تعلق اور ارتباط ہے۔ لیل و نہار ہمیشہ یکے بعد دیگرے آتے رہتے ہیں۔ اگر نصف سال تک رات ترقی کرتی ہے تو دوسرے نصف میں دن ترقی کرتا ہے اگر نصف دنیا میں دن کا جلالی جاہ و زیادہ جلوہ نمائی کرتا ہے۔ تو دوسرے حصہ دنیا میں رات کی سیاہی اپنا کمال دکھاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے فعل کے مطابق اپنے قول میں اگر ایک سورۃ شریف میں واللیل اذا یغشیٰ کو پہلے رکھا۔ اور والنہار اذا تجلی کو پیچھے رکھا۔ تو دوسری سورۃ میں یہ ترتیب بدل دی اور فرمایا۔ والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ۔

جیسا کہ ہم نے جسمانی نظام میں دیکھا ہے کہ دنیا میں ہر وقت دن اور رات موجود رہتے ہیں۔ اور جس جگہ جسوقت دن ہوتا ہے اس جگہ اسوقت رات نہیں ہوتی اور جہاں رات ہوتی ہے وہاں اسوقت دن نہیں ہوتا یہی حال روحانی نظام کا ہے رسول کریمؐ نے فرمایا۔ کہ میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ موجود رہیگا جو کہ حق پر ہوگا۔ اسکے مخالف انکا کچھ بگاڑ نہیں سکیں گے حتی یاتی امر اللہ یہاں تک کہ امر الٰہی کے ماتحت وہ اس دنیا سے رخصت ہو جائیں گے اور انکی جگہ دوسرا گروہ حق پر قائم ہو جائیگا۔ ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب۔ ضرور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور لیل و نہار کے اختلاف اور آگے پیچھے آنے جانے میں عقلمندوں کیلئے بڑے بڑے نشان اور اسرار ہیں۔ ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک اور لوگ ہمیشہ مختلف ہی رہیں گے۔ مگر جسپر تیرا رب رحم کرے۔ یہ واقعی بات ہے۔ کسی کو اس سے انکار کی گنجائش نہیں کہ تیرھویں صدی کو پہلے اولیاء نے رات سے تشبیہ دی ہے اور جب یہ لیلۃ القدر سخت اندھیری رات دنیا میں آموجود ہوتی ہے۔ اور اسکا اندھیرا اپنے انتہائی کمال کو پہنچا ہوا ہوتا ہے تو ہر کمالے را زوالے کے مشہور مقولہ کے مطابق اس رات میں روشنی کے سامان پیدا ہونے شروع ہو جایا کرتے ہیں۔ اور نزول کلام الٰہی ایسی ہی اندھیری رات میں ہوا کرتا ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وما ادراک ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شہر تنزل الملائکۃ والروح فیہا باذن ربہم من کل امر سلام ھی حتی مطلع الفجر۔ ہم نے اس کلام پاک کو سخت اندھیری رات میں اتارا ہے تجھے کیا معلوم ہے کہ کیسی ظلمت دنیا میں چھائی ہوئی تھی۔ بر و بحر میں فساد ظہور پذیر ہو چکا تھا ایسی رات میں کلام الٰہی اور ملائکہ کا ظہور ہوا کرتا ہے اور وہ اپنے رب کے اذن سے نزول کرتے ہیں اور ہر کام میں سلامتی ہو جاتی ہے یہاں تک کہ فجر طلوع کرتی ہے۔ + حضرت مسیح موعودؑ کی آمد مبارک سے پہلے اسلام پر سخت ظلمت چھائی ہوئی تھی۔ قرون ثلاثہ کے بعد فیج اعوج کا سخت دور دورہ ہو چکا تھا اور ظلماتی زمانہ میں لوگ بوجہ ظلمت کے حق و باطل کو اکثر باتوں میں ملا چکے تھے۔ کیونکہ قاعدہ کی بات ہے کہ اندھیرے میں تمیز نہیں ہوتی۔ اور سیاہ و سفید سرخ و زرد سب رنگ ایک سے ہی معلوم ہوتے ہیں اور آنکھیں فیصلہ نہیں کر سکتیں کہ یہ احمر ہے یا اسود پس فیج اعوج کے زمانہ میں لوگوں کا حق و باطل کو خلط کر دینا تعجب سے نہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ اس زمانہ میں النادر کالمعدوم کیطرح ابدال اور اخیار بھی ہوتے رہے ہیں اور خدا تعالیٰ نے انکو ایسی باتوں سے محفوظ اور مامون رکھا ہے۔ اس لئے ضرور تھا کہ اس زمانہ فیج اعوج میں بہت سے مسائل میں اختلاف ہو جاتا۔ اور یہی سبب ہے کہ حضرت نبی کریمؐ نے فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ حکماً عدلاً ہو کر آویں گے۔ اب ظاہر ہے کہ جس کے متعلق سید ولد آدم یہ فرماوے کہ وہ حکم اور عدل ہوگا۔ وہ کسطرح مسلمانوں کے ایک خاص فرقہ میں پیدا ہو سکتا ہے وہ تو منہاج نبوت پر قائم ہوگا۔ اس کا وہی مسلک ہوگا۔ جو اس کے مقتدا اور امام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ اس لئے یہ کسی کو حق نہیں ہے کہ کہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ایک اسلامی فرقہ کی بنیاد ڈالی ہے۔ بلکہ وہ تو وہی اسلام لایا ہے۔ جو کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ آلہ وعلیہ وسلم نے پیش کیا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے سوا اگر اور فرقہ اسلام کا وہی مذہب ہے۔ جو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ تو ہمیں سمجھ نہیں آتی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حکم عدل کا منصب عطا کرنے کے کیا معنے ہیں۔ پھر تو یہ صرف لفظ ہی رہ جاتے ہیں جس کے تحت میں کوئی حقیقت اور معنی نہیں رہتے +

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خود اللہ تعالیٰ نے اس منصب کے ساتھ کھڑا کیا۔ اور ہزاروں نشانوں کے ساتھ اسکی صداقت کو قائم کر دیا۔ اور خود اسکی تائید فرما کر اس کی صداقت کی گواہی اور شہادت دی۔ اور تمام فرقہائے اسلامی کے برخلاف اسکو مظفر اور منصور کیا۔ پس جو مخالفان سلسلہ آجکل اس بات کا ادعا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کو حق پر مانکر بھی ہم اپنے عقائد پر قائم رہ سکتے ہیں۔ اور ان کی بیعت کرنی ضروری نہیں وہ یہ یاد رکھیں کہ مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکماً عدلاً فرمایا ہے۔ یعنے وہ دنیا میں آکر اس وقت کے مختلف اسلامی فرقوں میں جو اختلافات ہونگے ان کی نسبت فیصلہ کریگا۔ کہ کونسا فرقہ کس بات میں حق پر ہے اور کونسا فرقہ کس بات میں باطل پر ہے۔ اور یہ فیصلہ اس کا کسی بے انصافی یا ظلم پر مبنی نہ ہوگا۔ بلکہ عدل کے ساتھ فیصلہ ہوگا۔ اور اسی کا فیصلہ ماننے کے قابل ہوگا۔ +

پس جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں کہ مسیح کسی فرقہ میں شامل نہ ہوگا۔ بلکہ اس وقت سب فرقے غلطی پر ہونگے۔ اور وہ ان میں فیصلہ کریگا۔ اور وہ راہ بتائیگا۔ جو سچی ہے۔ یعنی آنحضرتؐ کی بتائی ہوئی راہ تو پھر بعض لوگوں کا حضرت کو سچا انسان مانکر کہنا کہ بیعت کی کیا ضرورت ہے۔ ہم بھی مسلمان ہیں یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جو آنحضرتؐ کے ارشاد کے خلاف ہونے کے علاوہ انسان کو حق سے دور کر دیتا ہے +

پس ہر ایک ایماندار کا فرض ہے کہ جب اس نے حضرت مرزا صاحب کی صداقت کو مان لیا ہے۔ تو وہ بیعت میں شامل ہو۔ اور پچھلی فرقہ بندی کو چھوڑ کر دین محمدیؐ میں داخل ہو جائے +

امر بالمعروف

قرآن شریف عمل کے لئے پڑھو

قاعدہ کی بات ہے کہ انسان کے پاس جب کسی آشنا دوست یا رشتہ دار کا خط پہنچتا ہے۔ تو وہ اس خط کی بڑی عزت کرتا ہے۔ اور اُسے خود پڑھتا ہے۔ اگر وہ اُسے پڑھ سکتا ہے۔ ورنہ وہ ایسے شخص کے پاس اس کو لیجاتا ہے جو اس کو پڑھ سکتا ہو۔ اور تکلیف اٹھا کر اُسے پڑھاتا ہے اور پھر جو اس میں لکھا ہوتا ہے اُس پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اس کی تعمیل میں بہت سعی سے کام لیتا ہے۔ اور ذرا بھی اس میں لیت و لعل نہیں کرتا۔ اور اگر کسی حاکم کا پروانہ اس کے نام پر آجائے۔ تو وہ اس کی عزت اس طرح نہیں کرتا۔ کہ اُس پر کپڑا چڑھا کر بڑی عزت سے اوپر کسی جگہ میں آویزاں کرا دیتا ہے بلکہ جتنی جلدی ممکن ہوسکتا ہے اس کی تعمیل کی فکر کرتا ہے اور اُسے آرام اور چین نہیں آتا جبتک وہ ان امور کو بجا نہیں لاتا۔ جو اس میں مندرج ہوتے ہیں۔ یہ تو ہے انسانی فطرت کاش! اگر ہم اپنی اس فطرت اسلامیہ کو ساتھ رکھتے ہوئے قرآن شریف پر تدبر کرتے کہ یہ عزیز دوست اور احباب سے بڑھ کر رب العزت اور رب العرش الکریم کا کلام ہے۔ اور حاکم کیا احکم الحاکمین کا کلام ہے پھر اس کی یہ حالت نہ ہوتی۔ جو کہ فی زمانہ ہوتی ہے۔ اب اس زمانہ میں خصوصاً قرآن کریم کی بڑی سے بڑی جو عزت کی جاتی ہے وہ یہ ہے۔ کہ قرآن کریم پر اعلیٰ درجہ کے کپڑے کا غلاف چڑھا کر اونچی جگہ رکھدیا جاتا ہے۔ اور کبھی اُسے کھولکر پڑھا نہیں جاتا۔ کہ اس میں کیا لکھا ہے بھلا تعمیل تو علم کے بعد ہی ہوسکتی ہے۔ مسلمانوں کی کیسی ناگفتہ بہ حالت ہے بعلاوہ معمولی دوستوں اور آشناؤں کے خطوط کے ساتھ یہی سلوک روا رکھ سکتے ہیں ہرگز نہیں جبکہ بات یونہی ہے تو کیا ان پر حجت ملزمہ قائم نہیں ہوتی۔ اب خدا کے حضور کل کیا جواب دیں گے۔ اگر یہ سلوک اپنے دنیاوی خطوط کے ساتھ کریں تو کیا خطوط نویس ان سے راضی ہوسکتا ہے کیا حاکم کے پروانہ کی اسی طرح قدر کیا کرتے ہیں قرآن کریم دنیا کو اس لئے دیا گیا ہے کہ لوگ اس پر چلکر اپنے خالق حقیقی کو راضی کرلیں۔ اور اس کے راضی ہونے کے احکام اس میں درج ہیں۔

کہتے ہیں۔ کہ اسلام کیوں حالت پستی اختیار کرتا جاتا ہے۔ اور کیوں یہ ابھرتا نہیں افسوس تو یہ ہے کہ کسی کو یہ خیال نہیں پیدا ہوتا۔ کہ اسلام کے زوال کے کیا بواعث ہیں۔ صرف دیگر اقوام جو مادہ پرست ہیں انکی مادی ترقی دیکھ کر انکی آنکھیں چندھیا گئی ہیں۔ اور یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ بس یہی ترقی کا ذریعہ ہے۔ جو کہ مادہ پرست یوروپ نے اختیار کیا ہے۔ حالانکہ یہ لوگ اپنا مقابلہ یوروپ سے بیفائدہ کرتے ہیں۔ کیونکہ یوروپ نے اپنے مادہ پرست علماء کی تعلیم پر خوب غور کیا اور اس پر پھر انہوں نے مضبوطی سے قدم مارا۔ اور اس امتثال کیوجہ سے انھوں نے اس مادی ترقی کے معراج کو حاصل کیا۔ مگر مسلمان جو کہ روحانی تعلیم اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اور اس تعلیم پر چل کر انہیں ترقی نصیب ہوسکتی تھی۔ اس کو انہوں نے اپنی پیٹھوں کے پیچھے پھینک دیا ہے اور اس کی طرف مڑکر بھی نہیں دیکھتے بھلا یہ نافرمان لوگ کیسے ترقی کا منہ دیکھ سکتے ہیں۔ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا۔ ان میں ایک سلیمان آیا۔ انہوں نے اس کی آواز پر کان نہ دھرا۔ اور شیاطین کی تلاوت کی پیروی میں لگ گئے اور حالانکہ سلیمان نے کوئی کفر نہیں کیا۔ مگر یہ اسکو کافر بلکہ اکفر ضال بلکہ مضل اور دجال سے ملقب کر رہے ہیں۔ بھلا جب انکی یہ حالت ہے۔ تو یہ کامیابی کو کماحقہ حاصل کرسکتے ہیں! کلا و حاشا۔

یہاں تک حالت ناگفتہ بہ ہوگئی ہے کہ جب مسلمانان ہند اسلامی یونیورسٹی کیلئے سرپٹ کوشش کر رہے تھے۔ اور اتنی سرعت اور تیزی کیساتھ اس کام میں مصروف تھے اور یونیورسٹی کی سکیم تجویز ہو رہی تھی۔ اسوقت مسلمانوں کے کسی لیڈر نے یہانتک کہدیا تھا۔ کہ عربی کو شروع میں نہیں رکھنا چاہئیے کیونکہ اس سے دماغ خراب ہوجاتا ہے۔ افسوس صد افسوس مسلمانوں کے لیڈروں کا حال ہے تو عوام جو کہ کالانعام ہوتے ہیں انکا کیا حال ہوگا۔ قرآن شریف اللہ تعالیٰ نے اسواسطے دنیا کو عطا فرمایا تھا۔ اور اسکے ساتھ دنیا پر اللہ تعالیٰ نے بڑا احسان کیا مگر لوگوں نے اسکی قدر نہ کی جو اسکی قدر کرنیکا حق تھا۔ اور عملاً انہوں نے اس آیت کریمہ کو اپنے اوپر ثابت کر دکھایا۔ مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِذْ قَالُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِنْ شَيْءٍ۔ اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں کی جو کہ اسکے قدر کرنیکا حق تھا جب انہوں نے اپنے حال اور قال سے بتلا دیا کہ اللہ تعالیٰ نے سید ولد بشر پر کچھ نہیں اتارا۔ اگر وہ ایسا نہیں سمجھتے۔ تو کیا وجہ ہے کہ وہ اس کو کھول کر پڑھتے نہیں۔ اور پھر اس کے احکام کی تعمیل کیوں نہیں کرتے۔ کیا یہ سلوک وہ کسی اپنے دوست سے بھی روا رکھ سکتے ہیں۔ اگر نہیں تو کیا وجہ ہے کہ رب العالمین احکم الحاکمین کے پروانہ کیساتھ یہ سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ اتنا تغافل اور پھر کامیابی کی اُمید۔ "ایں خیال است و محال است و جنوں"۔ اتنی بے اعتنائی اور پھر فلاح کی تمنا۔ ہماری بیماریوں کا علاج صرف قرآن شریف میں ہے۔ اگر بیمار اتنا بے پرواہ ہے کہ وہ یہ بھی نہیں مانتا۔ کہ اُس کو کوئی بیماری لاحق ہے۔ تو اسکی صحت کی امید اور توقع رکھنا محض فضول ہے قوم پر جب کبھی کسی غلطی کیوجہ سے کوئی تازیانہ لگتا ہے تو لیڈران قوم بڑے فخر کیساتھ اسکا خیر مقدم کرتے ہیں۔ کہ یہ بہت مبارک کام ہے کیونکہ اس سے قوم میں احساس پیدا ہوتا ہے اور اس بات کو پیش خیمہ قرار دیتے ہیں آئندہ کی کامیابی کا۔ حالانکہ یہ نہیں سوچتے کہ قرآن کے قانون کے مطابق اسکو سزا ملنی چاہئیے تھی۔ جو اسے سزا وار واقعی مل گئی اس سے بھلا قوم میں کیا احساس اور شعور پیدا ہوسکتا ہے۔ شعور اور احساس کیلئے قرآن شریف بھیجا گیا تھا جس میں بڑا ضروری واجب التعمیل حکم تھا۔ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ۔ اے دثار پوش اٹھ کھڑا ہو اور لوگوں کو ڈرا دے۔ تا کہ انہیں احساس اور تنبہ پیدا ہو اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے اخلاق کو سنوار۔ اور اپنے دل کو پاک کر اور تمام شرک کی ملونی والی باتیں ترک کردے۔ اور زیادہ لینے کی غرض سے کسی پر مت احسان کر اور اس تبلیغ حق میں جو تجھے مصائب اور محن پہنچیں۔ انمیں صبر سے کام لے تنبہ اور احساس پیدا کرنیکا صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ قرآن کریم کی تعلیم کو عام ترویج دینا ہے۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ۔ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور سینے کی بیماریوں کے لئے شفا آگئی ہے اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ کہدے اللہ کے فضل کے ساتھ اور اس کی رحمت سے یہ قرآن شریف اترا ہے اسکے ساتھ چاہئیے کہ لوگ خوش ہوا کریں یہ قرآن شریف قومی بیداری کیلئے اور تمام اراء اور تجاویز سے کہیں بڑھکر ہے اسلام کی ترقی پہلے بھی قرآن شریف کی تعمیل سے ہوئی تھی۔ اور اسلام کا تنزل قرآن شریف کے ترک سے ہوا تھا۔ اور اب بھی اگر ترقی ہوگی۔ تو قرآن شریف پر عمل کرنے سے ہوگی۔ اس زمانہ کے مصلح اور ریفارمر اور مرسل کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ الخیر کلہ فی القرآن۔ کروڑوں کی تعداد میں کلمہ گو بتلائے جاتے ہیں۔ مگر ہم نہیں کہہ سکتے کہ انمیں ایک لاکھ بھی قرآن شریف کو کماحقہ سمجھ سکتے ہوں۔ اور پھر اس پر عمل کرنا تو بہت ہی پیچھے ہے۔ عزیزو! پیارو! قرآن شریف اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اسکی عزت کرو۔ اور اسکو پڑھو اور اگر نہیں پڑھ سکتے تو پڑھنے والے سے سنو اور پھر فہم اور تدبر کیلئے کوشش کرو۔ قرآن نے جو سامان اور اسباب ہلاکت کے بتائے ہیں۔ انکو چھوڑ دو اور جو کرنے کے کام ہیں انکی تعمیل کرو۔ تم میں ایک مامور من اللہ آیا۔ اور اُس نے قرآن کو از سر نو زندہ ثابت کیا۔ افسوس ہے اگر اب بھی ہم اس پر عمل نہ کریں اور اسکو اپنا دستور العمل قرار نہ دیں۔ تمام دنیا میں تم ایک ممتاز جماعت کہلاتے ہو۔ تم خدا کی ممتاز کتاب کو بڑے زور اور بڑی طاقت کیساتھ پکڑ لو دیکھو اس رسن الٰہی کے بطلان کے لئے تمام دنیا نے اسکو پکڑا ہوا ہے اور بڑے زور کیساتھ اسکو کھینچ رہی ہے۔ اٹھو اور اس حبل اللہ کو پکڑ لو اور بڑی قوت کے ساتھ اسکو اپنے ہاتھ میں لو۔ اس موقعہ کو غنیمت سمجھو۔ قرآن شریف کو اس لئے پڑھو۔ کہ یہ رب العزت کا کلام ہے۔ یہ احکم الحاکمین کا کلام ہے اور اسکی رضوان اس سے حاصل ہوتی ہے۔ پس تم عمل کیلئے قرآن پڑھو اور قرآن کے کسی حکم کو مت توڑو۔ قرآن کو کسی قول کے پیچھے مت رکھو۔ جو قرآن شریف کو اقوال پر مقدم رکھیگا۔ اس کو آسمان پر مقدم رکھا جائیگا۔ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ۔ اللہ اور اس کی آیات کے بعد کس بات پر یہ ایمان لاوینگے افسوس خدا کے بتائے ہوئے قوانین کو پس پشت ڈالا جاتا ہے۔ اور یوروپ کے مفتریات اور مخترعات کو قرآن پر مقدم کیا جاتا ہے افسوس اسی کا نام اسلام ہے +

———+———

تاریخ اسلام

سیرت النبی

طہارت نفس - اطمینان قلب

آرام و آسایش کے اوقات میں اپنے ہوش و حواس پر قابو رکھنا کوئی بڑی بات نہیں۔ انسان کا امتحان اسوقت ہوتا ہے جب اس پر کوئی مشکل پیش آئے اور پھر اس میں وہ اپنے حواس کو قائم رکھے۔ اور بدحواس نہ ہو جائے

آنحضرت صلعم کو اپنی عمر میں ہر قسم کے واقعات پیش آئے۔ اور بہادری اور جرأت میں آپنے اپنے آپکو بےنظیر ثابت کر دکھایا ہے جیسا کہ ہم اس سے پہلے مختلف واقعات سے ثابت کر چکے ہیں۔ ان مصائب و آسایش کے مختلف دوروں نے آپکی عظمت اور جلال کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ بلکہ ہر حالت میں اپنی کوئی نہ کوئی خوبی ہی ظاہر کی ہے۔ خواہ عسر کا زمانہ ہو یا یسر کا۔ آپ بے عیب ثابت ہوئے ہیں۔ اور آپکی شان ارفع سے ارفع تر ثابت ہوئی ہے نہ تو مصائب کے ایام میں آپ سے کوئی ایسی بات ظاہر ہوئی جس سے آپ پر عیب گیری کا موقعہ ملے نہ خوشی کے دنوں میں آپ سے کوئی ایسا فعل سرزد ہوا جس سے آپ پر اعتراض کرنیکی گنجائیش پیدا ہو۔ ہر رنگ اور ہر شکل میں آپ دنیا کے لئے ایک قابل قدر نمونہ ثابت ہوئے ہیں جرأت و بہادری کی نسبت تو میں لکھ چکا ہوں۔ اسجگہ یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلعم کو اپنے حواس پر کیسا قابو تھا۔ اور کسطرح خطرناک سے خطرناک مصائب میں آپ استقلال اور ٹھنڈے دل کیساتھ غور کرنے کے عادی تھے۔ اور آپ سے کبھی کوئی ایسی حرکت نہ ہوتی تھی جس سے کسی قسم کی گھبراہٹ ظاہر ہو۔ اور یہی تھی کہ کیونکہ ہر ایک مصیبت میں آپکے پیش نظر اللہ تعالیٰ ہی دکھائی دیتا تھا۔

یہ تو میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دوسرے بادشاہوں کی طرح اپنے ساتھ کوئی پہرہ یا گارڈ نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ دوسرے صحابہ کیطرح آپ بھی اکیلے اپنے کام میں مشغول رہتے تھے۔ ایسے اوقات میں دشمن کو جسقدر دکھ پہنچانے کے مواقع مل سکتے ہیں۔ وہ ایک واقف کار انسان کی نظروں سے پوشیدہ نہیں ہو سکتے۔ جو انسان ایک ہی وقت میں اپنے ملک کے ہر طبقہ کے انسانوں اور ہر فرقہ کے پیروؤں سے خصوصاً اور باقی دنیا سے عموماً جنگ شروع کر چکا ہو۔ اور ان کے عقائد اور خیالات کو مٹا کر انکی جگہ اپنی لائی ہوئی تعلیم کو پھیلانے میں کوشاں ہو۔ اس سے دیگر مذاہب اور مخالف امراء کے پیروان اور متبعین کو جو کچھ بھی عداوت ہو کم ہے۔ اور ظاہر ہے کہ وہ ہر ممکن سے ممکن ذرائع سے اسے تکالیف پہنچانے کی کوشش کرینگے اور خصوصاً جبکہ انہیں معلوم ہو کہ جس شخص کو ایذا پہنچانا انہیں مقصود ہے۔ وہ بغیر کسی نگرانی یا پہرہ کے گلیوں اور میدانوں میں تن تنہا پھرا چلا جاتا انہیں مل سکتا ہے۔

آپکے مخالفین نے ان حالات سے فائدہ اٹھانے کے لئے جو تدابیر کیں ان سے بحیثیت مجموعی مجھے غرض نہیں۔ میں صرف بخاری کی روایات سے کچھ واقعات اس سیرت میں بیان کر رہا ہوں۔ جن سے آپ کے اخلاق پر روشنی پڑتی ہے۔ اس لئے صرف ایک ایسا واقعہ جس سے معلوم ہو سکیگا۔ کہ کسطرح آپکی جان پر اچانک حملہ کیا گیا۔ اور آپنے اسوقت اپنے ہوش و حواس کو کسطرح بچا رکھا۔ اس جگہ بیان کرتا ہوں۔

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما انہ غزا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قبل نجد فلما قفل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قفل معہ فادرکتہم القائلۃ فی واد کثیر العضاہ فنزل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتفرق الناس فی العضاہ یستظلون بالشجر ونزل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تحت سمرۃ فعلق بہا سیفہ قال جابر فنمنا نومۃ ثم اذا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یدعونا فجئناہ فاذا عندہ اعرابی جالس فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان ھذا اخترط سیفی وانا نائم فاستیقظت وھو فی یدہ فقال لی من یمنعک منی قلت اللہ فہا ھو ذا جالس ثم لم یعاقبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جنگ کے لئے گئے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سفر سے لوٹے۔ تو آپ بھی حضورؐ کے ساتھ لوٹے۔ راستہ میں لشکر ایک ایسی وادی میں جو کانٹے دار درختوں سے پر تھی۔ دوپہر کے وقت گذرا پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہاں اتر پڑے۔ اور آپکے ساتھی ادہر ادہر درختوں میں پھیل گئے۔ اور درختوں کے سایہ میں آرام کرنے لگے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایک کیکر کے درخت کے نیچے ٹھہر گئے۔ اور اپنی تلوار اس درخت سے لٹکا دی۔ جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم تھوڑی دیر سو گئے۔ پھر اچانک آنحضرت کی آواز آئی۔ کہ آپ ہمیں بلاتے ہیں۔ پس ہم آپکے پاس آگئے۔ اور کیا دیکھتے ہیں کہ آپکے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اس شخص نے میری تلوار میان سے کھینچی۔ اور میں سو رہا تھا پس میں جاگ پڑا اور اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی۔ پس اس نے مجھے کہا۔ کہ مجھ سے تجھے کون بچائیگا۔ میں نے اسے جواب دیا۔ کہ اللہ بچائیگا۔ پس دیکھو یہ سامنے بیٹھا ہے پھر جابر فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم نے اسے کوئی سزا نہ دی۔

دوسری جگہوں سے اس واقعہ میں اسقدر اور زیادتی معلوم ہوتی ہے۔ کہ اللہ کا نام سن کر اس شخص پر اسقدر ہیبت طاری ہوئی۔ کہ اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ اور آنحضرت صلعم نے اٹھالی۔ اور اس سے فرمایا۔ کہ اب تجھے میرے ہاتھ سے کون بچائیگا۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ کوئی نہیں پھر آپنے اسے چھوڑ دیا۔ اور صحابہ کو بلا کر دکھایا۔

اس حدیث سے کیسے واضح طور سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم کو اپنے حواس پر ایسا قابو تھا۔ کہ نہایت خطرناک اوقات میں بھی آپ نہ گھبراتے تھے۔ کہنے کو تو شائد یہ ایک چھوٹی سی بات معلوم ہوتی ہے کہ اس اعرابی نے آپسے پوچھا۔ کہ اب آپکو کون بچائیگا۔ اور آپ نے فرمایا۔ کہ اللہ۔ لیکن عمل میں یہ بات مشکل ترین امور میں سے ہے۔

اول تو سویا ہوا انسان پہلے ہی بہت سی غلطیوں کے نیچے ہوتا ہے۔ اور بغیر کسی خوف و خطر کے بھی ایک سوئے ہوئے آدمی کو جگا دیا جائے۔ تو وہ گھبرا جاتا ہے اور کسی خطرناک آواز یا نظارہ کو اگر ایک سویا ہوا انسان سنکر یا دیکھ کر اٹھے تو اسکے حواس قائم رہنے نہایت مشکل ہوتے ہیں۔ پس اگر جاگتے ہوئے کوئی دشمن حملہ کرتا۔ تو وہ واقعہ ایسا صاف اور روشن نہ ہوتا۔ جیسا کہ یہ ہے کیونکہ اس سے ایکطرف تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپکو کسی خطرہ کا گمان تک بھی نہ تھا جب اس شخص نے آپ پر حملہ کیا۔ اور آپ کسی ایسے فعل سے انتہائی درجہ کی لاعلمی میں تھے۔ اور دوسری طرف دشمن کو اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر ہر قسم کی تیاری اور ہوشیاری کا موقعہ حاصل تھا۔ علاوہ ازیں ایک آدمی جب بیٹھا یا کھڑا ہو تو وہ حملہ آور کا مقابلہ نہایت آسانی سے کر سکتا ہے۔ اور کم سے کم اسے اپنی جگہ بدلنے میں آسانی ہوتی ہے۔ اور وہ جانتا ہے کہ اس کے حملہ کو اگر طاقت اور قوت سے میں نہیں روک سکتا۔ تو کم سے کم چستی اور چالاکی سے اسکے حملہ کو ضرور بچا سکتا ہوں۔ اور اسکی ضرب سے ایکطرف ہو کر اپنی جان بچانیکا موقعہ حاصل ہوتا ہے لیکن آنحضرت صلعم اسوقت لیٹے ہوئے تھے اور پھر سوئے ہوئے جاگے تھے جس کی وجہ سے کوئی ظاہری تدبیر دشمن کے حملہ کو روکنے کی نہ تھی۔ اور پھر آپ غیر علاقہ میں تھے۔ اور دشمن اپنی جگہ پر تھا۔ جہاں اپنی حفاظت کا اسے ہر طرح یقین تھا۔ مگر باوجود ان حالات کے آپنے ایک ذرہ بھر بھی گھبراہٹ ظاہر نہیں کی۔

اس اعرابی کا یہ کہنا بھی کہ اب تجھے کون بچا سکتا ہے۔ صاف ظاہر کرتا ہے کہ اسے بھی کامل یقین تھا۔ کہ اب کوئی دنیاوی سامان انکے بچاؤ کا نہیں۔ مگر اسے کیا معلوم تھا۔ کہ جس شخص پر میں حملہ کرنا چاہتا ہوں وہ معمولی انسانوں میں سے نہیں۔ بلکہ انہیں سے ہے جو خالق ارض و سما کے دربار کے مقرب اور اسکے ظل عافیت کے نیچے آئے ہوئے ہوتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے جس آرام اور اطمینان قلب کے ساتھ جواب دیا ہے کہ مجھے اللہ بچائیگا۔ وہ روز روشن کیطرح اس بات کو ثابت کر رہا ہے کہ آپکے دل میں غیر اللہ کا خوف ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں آتا تھا۔ اور آپ کا دل ایسا مضبوط اور قوی تھا۔ کہ خطرناک سے خطرناک اوقات میں بھی اس میں گھبراہٹ کا وجود نہ پایا جاتا تھا اور اپنے حواس پر آپ کو اسقدر قدرت تھی۔ کہ اور تو اور خود دشمن بھی جو آپکے قتل کے ارادہ سے آیا تھا بدحواس ہو گیا۔ اور اس کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ کر گر گئی۔ کیونکہ اس نے دیکھ لیا۔ کہ میں ایک ایسی طاقت کا مقابلہ کر رہا ہوں جسے نقصان پہنچانے کی بجائے میں خود تباہ ہو جاؤنگا۔

تادیب النساء

تعاونوا علی البر والتقوٰے

دنیا میں بہت سے بڑے آدمی گذرے ہیں۔ جنہوں نے اپنے اعمال سے بنی نوع انسان کو بہت فائدہ پہنچایا ہے۔ اور جن کے ذکر سے صفحات تاریخ بھرے پڑے ہیں۔ مگر جنکا ذکر ہُوا ہے۔ ان سے بھی زیادہ وہ لوگ ہیں۔ جنکو اپنی بڑائی کے ظاہر کرنیکا موقعہ ہی نہیں ملا۔ ورنہ وہ نہ معلوم کیسے بڑے آدمی بنتے۔ مثلاً بہت سے بچے جو بلوغت سے پہلے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ ان میں کیسے کیسے قویٰ موجود ہونگے در اگر وہ زندہ رہتے۔ تو ان میں سے کتنے بچے دنیا میں عظیم الشان تغیرات پیدا کرنیوالے ہوتے۔ ان میں وہ بھی ہونگے جو روحانیت کے کمالات حاصل کرنیکے قابل ہونگے۔ وہ بھی جو زندہ رہتے۔ تو جرأت و دلیری میں نام پاتے وہ بھی جو بڑے فلاسفر ہوتے۔ وہ بھی جو بڑے موجد ہوتے۔ وہ بھی جو بڑے مدبر ہوتے۔ مگر موت نے انکی سب خوبیوں کو ڈھانپ لیا۔ اور انکو غیب در غیب مصالح کی وجہ سے اپنے قویٰ کے اظہار کا موقعہ ہی نہیں دیا گیا۔ ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اگر ابراہیم (آپکا صاحبزادہ) زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔ حضرت مسیح موعودؑ کو بھی بشیر اوّل اور مبارک احمد کی نسبت الہام میں خبر دیگئی تھی۔ کہ نہایت اعلیٰ قابلیتیں اور طاقتیں لیکر پیدا ہوئے تھے۔ اور اگر زندہ رہتے۔ تو بہت بڑے آدمی ہوتے۔ پس ان لوگوں کے علاوہ جنکو ترقی کا موقعہ ملا۔ اور انھوں نے کارہائے نمایاں کئے ایک اور بھی گروہ ہے جسے کام کا موقعہ نہیں ملا۔ ورنہ وہ بھی بڑے کام کے لوگ ہوتے +

وہ بچے جنکو موت نے کنج تنہائی میں سلا دیا۔ وہی نہیں ہیں۔ جنکی طاقتیں ظاہر نہیں ہوئیں۔ بلکہ زندوں میں سے بھی ہزاروں ہیں۔ کہ جن کو اپنے فطرتی قویٰ کے اظہار کا موقعہ نہیں ملا۔ ورنہ قدرت نے اُن کے اندر ایسے قویٰ رکھے ہیں۔ وہ دنیا میں عظیم الشان تغیرات پیدا کرنے کے موجب ہو جاتے۔ ایک مشہور جرنیل یا کمانڈر نے فوج میں امتیاز تب پیدا کیا ہے جبکہ ایسے فوج میں لگایا گیا۔ ورنہ اور ہزاروں ہیں۔ جو اسی کی سی طاقتیں رکھتے ہیں۔ اور اسی کے سے دل گردہ کے آدمی ہیں۔ مگر چونکہ انہیں فوج میں داخل ہونیکا موقعہ نہیں ملا۔ انکی بہادری اور جرأت کا اظہار ہی نہیں ہو سکا۔ اور گمنامی میں ہی اس دنیا سے گذر گئے۔ پس ایک مشہور جرنیل کی نسبت یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے فطرتی خوبی کے لحاظ سے اپنی فوج میں سے ممتاز تھا۔ مگر یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ سب دنیا کے آدمیوں سے اپنی فطرتی طاقتوں اور استعدادوں میں بڑھا ہُوا تھا۔ کیونکہ بہت ہیں۔ جن کو کسی نہ کسی وجہ سے اپنی طاقتوں کے اظہار کا موقعہ ہی نہیں ملا۔ اسیطرح ایک بڑا سائینس دان جو اپنے ہم پیشوں پر خاص طور پر فوقیت رکھتا ہو۔ اُسے چونکہ موقعہ ملگیا۔ اس نے اپنے کمالات ظاہر کر دیئے۔ لیکن افریقہ کے جنگلوں اور سائبیریا کے بیابانوں اور ہمالیہ کی چوٹیوں پر بہت سے ایسے رہنے والے ہونگے۔ کہ جنہیں سائینس کے مطالعہ کا اگر ویسا ہی موقعہ ملتا۔ جیسا کہ اس سائینس دان کو ملا ہے۔ تو وہ اس سے بہت زیادہ استعداد رکھتے تھے۔ اور ضرور نہایت نافع ثابت ہوتے +

غرض کہ انسانی زندگی کے سمندر میں بہت سے موتی ہیں۔ جنکو نکالا نہیں گیا۔ ورنہ وہ ان موتیوں سے بھی زیادہ چمکدار اور آبدار تھے۔ جن کی روشنی دنیا والوں کی نظروں کو خیرہ کرتی ہے۔ اور جن کی تعریف و توصیف میں وہ طب اللسان رہتے ہیں۔ اور اگر وہ ظاہر ہوتے تو شاید بہت ہیں جو اسوقت ایک فن کے کامل ماہر مانے جاتے ہیں۔ مگر انکی موجودگی میں ایک طفل مکتب کی حقیقت رکھتے +

درحقیقت اگر غور کیا جائے تو ہر فن کے صاحب کمال صرف اس فن کے مطالعہ کرنیوالوں میں سے ممتاز ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے علاوہ اسوقت کروڑوں انسان ہوتے ہیں جو کہ اگر ایسی تربیت کو حاصل کرتے جو دوسروں کو ملی ہے۔ تو ضرور صاحب کمال ہوتے +

غرض کہ انسان کے جوہر کام کرانے سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور جب انسان سے کام نہ لیا جاوے۔ تو اس کے کمالات کا اظہار نہیں ہو سکتا۔ جوہر کے ظاہر ہونیکا ایک ہی طریق ہے۔ کہ انسان کو کام کرنیکا موقعہ دیا جائے افریقہ کے جنگلوں کے رہنے والوں کی نسبت کون خیال کر سکتا ہے کہ انمیں بھی کوئی علم یا ترقی پا سکتا ہے لیکن درحقیقت اگر وہ بھی اسی طرح موجودہ علم کی تعلیم پائیں جسطرح اہل یوروپ اور امریکہ کو نصیب ہے۔ تو انمیں سے بہت سے سپنسر اور ڈارون پیدا ہو جائیں۔ اور کئی ایڈیسن اور مارکونی ظاہر ہو جائیں۔ اور متعدد کارخ اور پیسٹور اپنی علمی تحقیقاتوں سے دنیا کو محو حیرت کر دیں۔ لیکن انکو موقعہ نہیں دیا گیا۔ پھر ان کے کمالات کا اظہار کیونکر ہو +

موجودہ زمانہ میں عورتوں کو کام کرنیکا موقعہ نہیں دیا جاتا۔ اس لئے انکی فطرتی قوتوں کے نشو و نما پانے کے ذرائع مفقود ہو گئے ہیں۔ اور مسلمان آبادی کا نصف حصہ گویا بالکل بیکار ہو رہا ہے۔ باوجود اس تنزل کے جو مسلمانوں کے ساتھ اس زمانے میں وابستہ ہے پھر بھی ان میں کوئی نہ کوئی لائق مرد پیدا ہوتا رہتا ہے۔ مگر کیا وجہ کہ عورتوں میں کام کرنے والی نہیں ملتیں۔ اس لئے کہ عورتوں کو کام کرنیکا موقعہ نہیں دیا گیا۔ اور انہیں صرف ایک کھلونا تصوّر کر لیا گیا ہے۔ جو خاوند کے دل بہلانے کے لئے اس کے ہاتھ میں دے دیا جاتا ہے +

اگر عورتوں سے کام لیا جائے اور ان مختلف میادین ترقی میں جو ان کے لئے موزون ہوں۔ ان کو سمند طبع کی جولانی کا موقعہ دیا جائے۔ تو بہت سے عیوب و نقایص کو دور کرنے والی باہمت عورتیں پیدا ہو جائیں +

دنیا والے دنیا کا خیال جانیں اور اس کے متعلق فکر کریں ہم تو یہ کہتے ہیں۔ کہ دین کم سے کم مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے آیا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ عورتوں سے دین کی حفاظت کا کام نہ لیا جاوے +

صحابہ کی عورتیں جہادوں میں شامل ہوتی تھیں۔ اور ان کا یہ کام تھا۔ کہ وہ پیاسوں کو پانی پلائیں۔ زخمیوں کی مرہم پٹی کریں خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویاں جنگ میں شامل ہوتی تھیں۔ اور یہ کام کرتی تھیں۔ بعد ازاں ان کے ذریعہ شریعت اسلامی کو بہت کچھ فائدہ پہنچتا رہا۔ اور وہ علمی خدمت بجا لاتی رہیں پھر اب عورتیں ان کاموں میں ہمت نہیں کرتیں +

اسی لئے کہ اُن کو موقع نہیں دیا گیا +

ورنہ ضرور ان میں سے ایسی عورتیں بھی نکلتیں۔ کہ جو اپنی بہنوں کی علمی ترقی کا ذریعہ بن جاتیں۔ جو بعض مردوں سے زیادہ فرقہ نسوان کی اصلاح کر سکتی تھیں۔ ضرور تھا۔ کہ ان میں سے ایسی عورتیں بھی نکلتیں۔ جو خدمت دینی کے شوق میں مردوں سے بھی بڑھ جاتیں۔ جو مالی ایثار میں مردوں سے زیادہ ہمت دکھاتیں مگر افسوس کہ ان کو موقعہ نہیں دیا گیا +

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیشہ عورتوں میں بھی دینی خدمت کی تحریک فرماتے تھے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت کی عورتیں نسبتاً دینی اور علمی مشاغل میں زیادہ حصہ لیتی رہتی ہیں۔

دعوۃ الی الخیر کی تحریک جب میں نے شروع کی۔ تو مجھے بھی خیال پیدا ہُوا کہ احمدی خواتین کا بھی تو فرض ہے کہ وہ اس کام میں پورے زور سے مدد کریں۔ اور اگر انہیں اس طرف توجہ نہیں ہوئی۔ تو ان کا قصور نہیں کیونکہ کب انہیں کام کرنیکا موقعہ دیا گیا۔ اور انہوں نے انکار کر دیا؟ اسلئے میں نے چاہا۔ کہ ایک دعوۃ الی الخیر کا زنانہ فنڈ کھولا جائے جسمیں عورتوں کے چندے شائع کئے جائیں۔ اور عورتوں میں تحریک کیجائے کہ وہ بھی اس دینی کام میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ آجکل دین کی سب سے پہلی مدد مالی مدد ہے اور وہ اس کام میں تو کم سے کم فوراً حصہ لے سکتی ہیں۔

میری اس تحریک کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ مدد مل گئی۔ کہ حضرت ام المومنین نے بھی اس کام کیلئے چندہ دیا ہے اور میں زنانہ دعوۃ الی الخیر فنڈ کی ابتدا اسی رقم سے کرتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ احمدی خواتین اس نظیر کی اتباع کیلئے پوری ہمت دکھائینگی۔ کیونکہ دین کی تبلیغ مردوں اور عورتوں کا مشترکہ کام ہے۔ حضرت ام المومنین نے اس کے لئے عدہ روپیہ دئے ہیں۔ اللہ اس کے ساتھ اور رقمیں بھی شامل کرکے اس میں برکت دے +

شکریہ

حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں آپکی علالت طبع کے کئی ایک تاریں اور کثرت سے خطوط روزانہ آتے ہیں۔ حضرت صاحب جزاکم اللہ الخ کہتے ہوئے احباب کے واسطے دعا کرتے ہیں۔ اور آپکے فرمانے سے ان شہروں اور احباب کے نام درج اخبار کئے جاتے ہیں جن کی طرف سے خطوط آئے ہیں۔ چونکہ عموماً جواب بھی لکھے جاتے ہیں۔ اور جواب کے بعد خطوط محفوظ نہیں رکھے جاتے۔ اس واسطے یہ فہرست کسی صورت میں مکمل فہرست نہیں ہو سکتی۔ اور صرف بطور نمونہ کے تھوڑے نام ہیں۔ اور جو احباب یہاں خود تشریف لائے۔ ان کے اسمائے گرامی اخبار میں چھپتے رہے ہیں۔

پشاور سے مولوی غلام حسن۔ شیر زمان خان۔ ڈاکٹر محمد دین۔ منڈی کوتل بابو محمد شفیع اوریر۔ صوابی۔ تاج الدین لاہوری۔

جگادہری سے محمد عالم۔ رام پور سے ذو الفقار علی خان۔ بہاولپور سے بابو غلام حسن۔ امرتسر سرگودہا سے میاں غلام رسول۔ مولوی فضل الٰہی۔ گوجرانوالہ سے منشی غلام حیدر۔ سگم پور سے غلام نبی لاہور سے کرم داد۔ عبد الرحمٰن جی۔ ایس۔ سی۔ کلاس محبوب عالم۔ ظفروال سے منشی محمد حسین۔ لکھنؤ سے کبیر الدین احمد۔ رہتک سے مرزا محمد شفیع۔ اٹاوہ سے سید صادق حسین۔ ضلع ہوشیارپور سے سید محمد علی شاہ و جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ۔ پیر حاجی احمد۔ حیدر آباد سندھ سے محمد عمر الدین۔ حیدر آباد دکن سے محمد غوث بشارت علی۔ میرٹھ سے حامد حسن و جماعت احمدیہ میرٹھ۔ سہرام سے بابو اختر علی۔ علیگڈھ سے شیخ تیمور۔ سیالکوٹ محمد علی۔ جہلم سے حکیم صاحب فتح علی۔ ددوالمیال سے مولوی گلاب دین۔ رہتاس۔ راولپنڈی سے نثار محمد۔ ڈاکٹر بشارت احمد۔ ڈیرہ غازیخاں سے دوست محمد خان چوہدری نذر محمد۔ غازی پور سے شیخ محمد حسین۔ بریلی سے سراج الدین ظفریار خان۔ گوجرہ سے محمد رشید خان و جماعت گوجرہ۔ فیروزپور سے منشی فرزند علی۔ شاہ پور بھیرہ وغیرہ تصدق حسین مستری احمد دین حکیم عبد الحکیم۔ والدہ صاحبہ مفتی محمد صادق۔ مفتی محمد حسین۔ سانگلہ سے حکیم محمد صالح۔ جموں سے اللہ دتہ۔ شیخ علی محمد تاجر۔ احمد علی صاحب مقام سادر۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ سے عبد الواحد۔ سیالکوٹ سے ابو محمد عبد اللہ۔ کیسوہ باجوہ مع جماعت۔ محمد علی رندھاوہ گلاب دین بن باجوہ۔ سید حامد شاہ۔ چوہدری مولا بخش۔ الہ آباد سے مولوی علی احمد۔ حصار سے قاضی غلام حسین۔ داتا زید کا سے اللہ دتہ۔ گوہر علی خان کٹک۔ صاحبخان کٹک۔ سید محمد حسن۔ گورداسپور مولوی فتح دین جماعت احمدیہ دہرم کوٹ رندھاوہ۔ گجرات سے غلام علی چاصلانوالہ۔ خوردہ سے سید غلام صفدر۔ بنگہ سے رحمت اللہ و جماعت بنگہ۔ راہوں سے حکیم رحمت اللہ۔ مونگ سے جماعت احمدیہ۔ پاک پٹن سے عطا محمد انسپکٹر۔ داتا قرد بیگران سے جماعت احمدیہ و بیگران و داتہ۔ دہلی سے محمد شریف۔ میر قاسم علی۔ محمد اعجاز حسین۔ مالیر کوٹلہ سے حکیم محمد زمان۔ محمد نواب خان۔ جماعت بٹالہ۔ جماعت مردان۔ جماعت امرتسر۔ جماعت ملتان جماعت لائلپور۔ جماعت کشمیر۔ جماعت گلگت۔ وغیرہ وغیرہ۔

امروہہ سے مولوی سید محمد احسن صاحب۔ میرٹھ سے عبد الرشید زمیندار۔ گوجرانوالہ سے منشی احمد الدین۔ ڈیرہ غازیخان سے مولوی عزیز بخش۔ رتل سے پیر برکت علی۔ راولپنڈی سے حکیم شہنواز۔ گورا سے ملک مولا بخش۔ رعیہ سے ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ۔ دسگران سے محمد یعقوب و محمد یحیٰ۔ کانگڑہ سے عبد المنان۔ لاہور سے منشی محمد محبوب عالم۔ صدر سیالکوٹ سے مولوی ابو یوسف مبارک علی۔ اکلاس سے ڈاکٹر اقبال علی۔ الہ آباد سے مولوی علی احمد۔ امرتسر سے میاں نجم الدین مختار۔ ہری پور سے محمد عجب خان۔ مظفر نگر سے عبد الخالق۔ لاہور سے بابو محمد عثمان۔ سرگودہ سے محمد اسمٰعیل و مولا بخش۔ گوجرانوالہ سے ڈاکٹر حسن علی۔ سوہاوہ سے مولوی نثار محمد۔ برہان پور سے سید فخر الاسلام۔ ہیلان سے علی محمد صاحب۔ بہاولپور سے غلام حسن حیدر آباد دکن سے حولدار نواب علی۔ میانوالی سے شیخ نظام الدین ملتان سے صاحبدین۔ پٹیالہ سے عبد الغنی خان۔ سامانہ سے محمد اکرم۔ خیرپور میر سے محمد حسین خان۔ وزیر آباد سے حافظ غلام رسول۔ بدوملی سے سید عابد علی شاہ۔ سہرام سے مولوی اختر علی۔ بلب گڈھ سے حکیم محمد حسین۔ لالہ موسیٰ سے محمد قاسم جالبن سے حکیم خلیل احمد۔ کوٹری سے شیخ فضل حق۔ گوجرانوالہ سے عبد القادر۔ محمد دین صاحب پٹواری۔ راولپنڈی سے اکبر علی۔ میانی سے ہری رام صاحب عطار۔ کوٹ قیصرانی سے امام بخش صاحب قیصرانی +

الحکم کا اجراء واحیاء

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے الفضل کی اگلی اشاعت تک الحکم جاری ہو کر اپنے ناظرین کی خدمت میں پہنچ جاویگا الحکم کی ضرورت کے متعلق اس سے زیادہ کیا کہا جا سکتا ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح نے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر اسکی پرانی خدمات کی قدر کرتے ہوئے آپنے اس کے لئے اپیل فرمائی اور اسوقت بھی جبکہ نصیب اعدا آپ ناساز ہیں۔ آپکو اس کا خیال ہے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح نے الحکم کے دوبارہ اجرا و احیا کے لئے بتاکید مجھے بھی ملزم کیا۔ اور اس کے مالی نظام کو حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایڈیٹر الفضل کے سپرد فرمایا اور خود بھی ایک ہزار روپیہ اس مقصد کے لئے دینے کا وعدہ فرمایا۔ اس سے احمدی قوم الحکم کی ضرورت اور اس کے فنڈز کی مضبوطی کی ذمہ واری کو بخوبی سمجھ سکتی ہے۔ میں بڑی مسرت سے اس اعلان کی جرأت کرتا ہوں۔ آئندہ مالی انتظام کلیتہً حضرت صاحبزادہ صاحب کے سپرد ہوگا۔ اس اخبار کے صیغہ ادارت و ترتیب سے آپ گویا حضرت خلیفۃ المسیح کی کوئی ذمہ داری نہ ہوگی۔ بلکہ وہ بدستور سابق ایڈیٹر الحکم کی اپنی ذمہ داری اور الحکم کے موضوع کی پابندی پر رہیگا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب خود الحکم کے متعلق جو تحریک چاہیں گے۔ شائع کریں گے۔ مجھے سردست یہ اعلان کرنا مقصود ہے۔ کہ قوم اپنی ذمہ داری کو سمجھ کر بہت جلد حضرت خلیفۃ المسیح کی اپیل ۶ ہزار کا عملی جواب دیے۔ تاکہ اخبار کے کام میں باقاعدگی پیدا ہو۔ اور حضرت کے ایماء اور اشارہ کے بعد صاحبزادہ صاحب کے انتظام کے نیچے کوئی مالی مشکلات پیدا نہ ہوں۔

خاکسار یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان

دعوت الی الخیر فنڈ

کی پچھلے ہفتہ اور اس ہفتہ کی آمد

منشی فرزند علی صاحب فیروزپور .—.— ۱۰ روپیہ
مولوی فضلدین صاحب مختار بٹالہ .—.— ۲ ″
عطا محمد صاحب راہوں .— ۴ — آنہ
حامد علی خانصاحب میرٹھ .—.— ۱ روپیہ
قاسم علی صاحب معرفت عبد الکریم صاحب ایجنٹ چیرخیاں۔ .— ۱۵ — ۴ روپیہ
شیخ محمد حسین صاحب ظفروال .—.— ۳ روپیہ
مولوی عبد القادر صاحب ایم۔ اے پروفیسر کٹک .—.— ۵ ″
چوہدری عبد اللہ خان صاحب دانہ زید کا سیالکوٹ .—.— ۵ ″
میاں عبد اللہ صاحب منشی ضلعدار کبیروالہ .—.— ۱ ″
شیخ محمد حسین صاحب گرداور بندوبست دہرمکوٹ .—.— ۲ ″
شیخ عبد الرحمٰن صاحب تاجر قادیانی .— ۴ — ۱ ″
میاں غلام حسین صاحب مردان .—.— ۵ ″
بابو عبد الحمید صاحب لاہور .—.— ۴ ″
نواب مولوی سید محمد رضوی صاحب بمبئی .—.— ۱۰۰ ″
محمد عیسےٰ صاحب علیگڈھ .—.— ۴ ″

نام	رقم	
محمد ابراہیم صاحب چک نمبر ۹۹ شملی	۔ ۔ ۔ ۲	روپیہ
مرزا حاکم بیگ صاحب کلرک چھاؤنی سیالکوٹ	۔ ۔ ۔ ۱	"
محمد امین صاحب مدرس اسماعیل ستھر	۔ ۔ ۔ ۱	"
سید سرور شاہ صاحب داتہ ضلع ہزارہ	۔ ۔ ۔ ۸	"
منشی الٰہی بخش صاحب تخت محل سٹیشن ماسٹر	۔ ۔ ۔ ۲	"
مولوی رحیم بخش صاحب کھارہ نزد قادیان	۔ ۔ ۸ ۔	۲ نہ
غلام حسن صاحب سٹیشن ماسٹر بہاولپور	۔ ۔ ۔ ۱	روپیہ
عبد الہادی صاحب سکنہ غلیم تکہ ڈاکخانہ ددمیل ضلع بنوں	۔ ۔ ۔ ۲	روپیہ
ماسٹر سکندر علی صاحب مدرس قادیان	۔ ۔ ۔ ۱	"
سید صادق حسین صاحب اٹاوہ	۔ ۔ ۔ ۵	"
سید اختر علی صاحب سہسرام	۔ ۔ ۔ ۵	"
ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب برما	۔ ۔ ۔ ۵	"
سید عابد حسین صاحب مع چند دیگراں	۔ ۔ ۔ ۸	"
حسن محمد خان صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ (؟) بشمولیت دیگراں	۔ ۔ ۔ ۱۰	"
قاضی عبد اللہ صاحب قادیان	۔ ۔ ۔ ۲	"
غلام رسول صاحب انسپکٹر پولیس سرگودہ	۔ ۔ ۔ ۱۰	روپیہ

کل میزان ۔ ۔ ۱۵ ۔ ۲۱۰ روپے

اور میزان سابقہ ۶ ۔ ۱ ۔ ۲۱۲ روپے سے ملا کر ۶ ۔ ۔ ۳ ۔ ۴۲۲ روپیہ کل ہو گئے۔ فالحمد للہ رب العالمین۔

صحت آیات کا خیال رکھو!

میر مہدی حسین صاحب جنکو صحت کتابت میں خاص مہارت ہے۔ اور جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب کا مصحح مقرر فرمایا تھا۔ ایک مضمون بھیجتے ہیں۔ جس کو پورے طور پر بوجہ طوالت درج نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن ان کے اصل مضمون سے میں بالکل متفق ہوں۔ کہ آجکل اخبارات اور کتب میں آیات قرآنیہ نہائیت غلط طور پر شائع ہوتی ہیں۔ جس سے پڑھنے والے کو تکلیف ہوتی ہے۔ میں اس بات کے اقرار سے بھی نہیں رک سکتا۔ کہ ابتک میں الفضل کے لئے بھی ایسا مکمل انتظام نہیں کر سکا جس سے یہ نقص بکلی دور ہو سکے ہاں اس فکر میں ہوں +

جو لوگ قرآن شریف شائع کرتے ہیں ان کے لئے تو نہائیت ضروری ہے۔ کہ وہ بوقت طبع نہایت ہوشیاری سے کتابت کی غلطیوں کو دور کریں۔ کیونکہ قرآن کریم کا کتابت کی غلطیوں سے پاک رکھنا ایک مذہبی فرض ہے۔ جو ہر ایک اہل مطبع کا فرض اولین ہے۔ میر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ دہلی کے ایک مشہور مطبع نے پچھلے دنوں ایک حمائل شائع کی۔ اور اس کے ساتھ لوگوں کو یقین دلانے کے لئے لکھ دیا۔ کہ اس کی ایسی عمدگی سے صحت کی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص ایک غلطی نکالے تو اُسے ایک اشرفی دیجائے گی۔ اور جب اس میں بعض غلطیاں معلوم کر کے میر صاحب نے انہیں اطلاع دی۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ آپ غلطیوں سے آگاہی دیں۔ آپ کی محنت کا حق ادا کرنے سے ہم گریز نہ کریں گے۔ جب چند غلطیوں کی طرف ان کی توجہ دلائی گئی۔ تو لکھا کہ ہم انعام نہیں دے سکتے۔ نذرانہ دیکر آپ سے غلطیاں معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ اور اسطرح اپنا پیچھا چھڑا دیا۔ مگر ابھی اور بہت سی غلطیاں ہیں جن کو انہوں نے معلوم کرنے کی کوشش بھی نہیں کی۔

درحقیقت اس وقت جو قرآن ہندوستان میں چھپ رہے ہیں۔ نہائیت غلط چھپتے ہیں۔ اور بہتوں کے لئے ابتلا کا موجب ہوتے ہیں۔ قرآن شریف کے چھپوانے میں صرف اسی بات کا خیال نہیں رکھنا چاہیئے۔ کہ اس کے ٹائیٹل پر چند حفاظ کے دستخط کروا دئے جائیں جو اس کی صحت کی شہادت دیں۔ بلکہ اس بات کا پورا انتظام ہونا چاہیئے کہ قرآن کریم غلطیوں سے بالکل پاک و صاف ہو۔

اسی طرح دوسری کتب میں بھی صحت کا خیال رکھنا ضروری ہے لیکن افسوس ہے کہ اسوقت تک ہندوستان میں اس کی طرف بالکل توجہ نہیں کی گئی۔ اور یہ ہندوستانی پریس پر ایک دھبہ ہے میر مہدی حسین صاحب اس کام میں خاص مہارت رکھتے ہیں۔ اور اگر قرآن کریم کے چھپوانے والے مطبع انکے پاس پروف بھیجکر صحت کروانا چاہیں تو وہ بڑی خوشی سے اس کام میں انکی مدد کریں گے۔ اجرت کا فیصلہ براہ راست میر مہدی حسین صاحب قادیان ضلع گورداسپور سے کرنا چاہیئے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اہل مطابع ان کی لیاقت سے فائدہ اٹھائیں گے +

ہندو کون ہے؟

(منقول از کیفیت مردم شماری ۱۹۱۱ء)

صوبوں کے سپرنٹنڈنٹ صاحبان مردم شماری سے یہ درخواست کی گئی تھی کہ وہ ان ذاتوں اور قبیلوں کا شمار کرائیں جو ہندوؤں کی ذیل میں ہیں یا اپنے آپکو ہندو بتلاتے ہیں۔ اور خاص خاص معیاروں پر پورے نہیں اترتے تاکہ ناظرین حسب خواہش لئے جو نتیجہ چاہیں۔ اخذ کر لیں۔ علاوہ اس لحاظ سے چھوٹی چھوٹی ذاتوں کے سوا سب کی ایک فہرست تیار کرنے کو کہا گیا تھا۔ جو بحیثیت ذاتوں کے ہے۔

(۱) جو برہمنوں کی برتری کے منکر ہیں۔ ۲۔ جو کسی برہمن یا کسی اور ہندو گورو سے منتر نہیں لیتے۔ ۳۔ جو ویدوں کو نہیں مانتے۔ ۴۔ جو بڑے بڑے ہندو دیوتاؤں کی پوجا نہیں کرتے۔ ۵۔ جن کی اچھے برہمن خاندانی پروہتوں کی طرح خدمت نہیں کرتے۔ ۶۔ جو برہمن پروہتوں کو بالکل رکھتے ہی نہیں۔ ۷۔ جو عام ہندو مندروں میں داخل بھی نہیں ہو سکتے۔ ۸۔ جن سے اونچے ہندو بھرشٹ ہو جاتے ہیں۔ (الف) محض چھونے سے (ب) کچھ فاصلہ پر سے۔ ۹۔ جو اپنے مردوں کو دفن کرتے ہیں۔ ۱۰۔ جو گائے کا گوشت کھاتے ہیں۔ اور گئو رکھشا نہیں کرتے۔ (دریش)

اسلام کے مقابلہ کی قلمی تیاری

سنڈے اسکول کنونشن کے جو جلسے گذشتہ گرمیوں میں بمقام زورک (جرمنی) منعقد ہوئے تھے۔ اس کے ایک اجلاس نے جو صرف بلاد اسلامیہ کیلئے کیا گیا تھا۔ اسلام کی ترقی سے خوفزدہ ہوکر اور اس خیال سے کہ افریقہ اور ایشیا کے بعض حصوں میں اسلام عیسائیت پر غالب آ رہا ہے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اسلامی دنیا کی مذہبی اور معاشرتی حالات کی جانچ کی جائے۔ یہ تحقیقات فلسفیانہ اصولوں پر خاص محققوں کے ذریعہ سے عمل میں آئیگی بعد ازاں جو نتائج اخذ کئے جائیں گے وہ ۱۹۱۶ء میں دنیا کے سنڈے اسکول کنونشن کے سامنے بمقام ٹوکیو (جاپان) پیش کئے جائیں گے۔ رپورٹ کے نتائج تمام مشنری بورڈوں کے سامنے اس غرض سے پیش کئے جائیں گے۔ کہ اسلام کے مقابلے میں ایک متفقہ مہم تیار کیجائے۔

دنیا کے مشہور مذہبی لیڈر ۱۳ شہروں کا دورہ ۲۰ فروری سے ۱۱ تک کریں گے۔ اور عام جلسے اور کانفرنسیں کر کے ان تدابیر کی تفصیل مختلف فرقوں کے سامنے پیش کریں گے۔

بشپ جوزف سی۔ ہارٹزل مصر کے ڈاکٹر۔ ایس ایم زویمر اور شمالی افریقہ کے ڈاکٹر اے۔ الیف فربس اس مجلس کے ارکان ہیں۔ مسٹر ایچ۔ جی ہیلنز۔ مسٹر ای۔ ٹی۔ وارن اور مسٹر ایم لارس دنیا کے سنڈے اسکول کنونشن کے رکن کی حیثیت سے اس تحقیقات کی ہدائیت کرنے میں مدد کریں گے۔

کمیٹی کا ایک جنرل سیکرٹری مقرر ہوگا۔ جو قاہرہ میں مقیم رہیگا۔ اور یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مصر۔ ٹرکی اور ایشیا کے لئے خاص سیکرٹری بھی منتخب ہوں گے +

خریداران الفضل مہربانی فرماکر دفتر کے متعلق خطوط پر کسی کا نام نہ لکھا کریں۔ صرف مینجر الفضل قادیان لکھنا ہی کافی ہے۔ (مینجر)

اے احمدی قوم بڑھی چل!

"میرا دل چاہتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا بچہ بچہ دینی جوش کا متوالا ہو۔ اور محبت الٰہی کے نشہ میں سرشار ہو۔ اور دین حق کو پہنچانا اپنا فرض سمجھے۔ اور جب میں کسی نوجوان کو اس جوش سے پُر دیکھتا ہوں۔ تو میری آنکھوں کو سکھ اور کلیجہ کو ٹھنڈک پہنچتی ہے۔ ذیل میں عزیزم محمد صدیق صاحب طالبعلم میڈیکل سکول لاہور کا ایک مضمون درج کرتا ہوں۔ جو انہوں نے چند دن ہوئے۔ ارسال کیا ہے۔ اُن کا دل بھی تبلیغ سلسلہ احمدیہ کے جوشوں سے پُر معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس جوش کو قایم رکھے۔ اور مناسب دلوں میں اسے بھرنے کی توفیق دے۔ آمین" ایڈیٹر

اے احمدی قوم بڑھی چل

بڑھی چل۔ بڑھی چل۔ ہرگز ہرگز کسی بات کا دل میں خیال مت لا نہ کسی روکاوٹ کو دیکھ۔ نہ کسی مشکل کو دل میں لا۔ صرف بڑھنے کا دھیان ہو نہ دن کو دیکھ نہ رات کی فکر کر۔ خواہ روشنی ہو یا اندھیرا۔ بجلی کی چمک ہو یا بادل کی گرج ہو مینہ ہو یا اولے ہوں۔ صرف تجھ کو اپنے کام سے کام ہو۔ ترقی کا نقشہ زیر نظر ہو۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنیکا وعدہ ہر وقت یاد ہو۔ بہار ہو یا خزاں۔ گرمی ہو یا سردی۔ دن بھر ترقی کی راہیں سوچ اور ان کو عملی جامہ پہنا۔ رات کو دعائیں کر۔ ہاں اسوقت تک اپنے اس ارادے کو مت چھوڑ۔ جب تک تو تمام ترقی کے منازل کو طے نہ کرلے۔ جب تک تو کامیابی کا منہ نہ دیکھ لے۔ ہاں اسوقت تک جب تک تیری طاقتیں قایم ہیں (اور خدا کرے وہ قیامت تک قایم رہیں) اپنی اس عملی ترقی میں خفیف سے خفیف سستی بھی نہ دکھا۔ دنیا کا فتح کرنا تیرا کام ہے۔ اور تو ایک چھوٹی بے کس جماعت ہے۔ مگر یاد رکھ تیری جڑھ کو کس نے لگایا ہے۔ کس نے پرورش کرکے تجھے اس زمین سے ابھارا ہے۔ کس نے اب تک تیری حفاظت کی ہے سُن! وہ ایک خدا ہے۔ وہ واحد خدا ہے۔ جس نے تجھے اسطرح اور اسوقت قایم کیا۔ پھر اس مالی کو دیکھ۔ جس کے آنے کی رسول کریمؐ نے ۱۳۰۰ برس پہلے خوشخبری سنائی تھی۔ اور جس نے اپنی آنکھوں کے پانی سے تیری جڑیں سیراب کیں۔ جس نے اپنی پیشانی کے پسینے کو تیری سرسبزی کیلئے چشموں کی طرح بہایا ہے۔ ہاں جس نے تیری حفاظت کیلئے علم قرآن کی عظیم الشان فصیل کو تیرے گرد کھینچا ہے۔ ہاں جس نے تیری ترقی کیلئے زمین کو صاف کیا ہے۔ اس نے اپنی تمام عمر تیرے لیئے راستہ صاف کرنے میں صرف کی ہے۔ اس نے تمام زندگی پتھریلی اور چٹانی زمین کو سرسبز اور ہرے ہرے باغوں میں تبدیل کرنے میں صرف کی ہے۔ اس نے تجھ کو ہر ایک قسم کی زہریلی ہوا سے پاک رکھنے کی اور تیرے نشو و نما کیلئے والی کوششیں کی ہیں۔ اسی لیئے تیری ہر ایک ن کو پالا۔ ہاں اور تیری کونپلوں کو آسمان پر جانیکی خوشخبری سنائی ہے۔ پھر کیا ان تمام باتوں کے ہوتے ہوئے بھی تو یونہی رہیگی کیا اب بھی تجھ کو خزاں کا خوف ہے۔ کیا اب بھی تجھے کسی نقصان کا اندیشہ ہے۔ تیری بنیاد تو نہایت مستحکم ہے۔ تیرا حصار تو بہت مضبوط ہے۔ تیرے واسطے تو تمام کا تمام جہان پہلے سے ہی بے رونق ہوگیا ہے۔ جبتک تک تیرا قدم ہر خطہ زمینی پر نہ جائیگا۔ جبتک تیری معطر خوشبوئیں دیار عالم میں نہ پھیلیں گی جبتک تیری مُردوں کو جلانے والی طاقت کام نہیں کریگی۔ مخلوق خدا یونہی بے حس و حرکت رہیگی۔ اسی طرح مردہ رہیگی۔ اسی طرح گری ہوئی حالت میں پڑی رہیگی۔ جبتک تیری ہر شاخ ملنے کی خوشی میں ادہر ادہر جنبش نہ کریگی۔ جبتک تیرے ابر رحمت کے ٹکڑے تیری دعاؤں کی ہواؤں پر اڑ اڑ کر تمام دنیا میں نہ برسینگے جبتک تیری دعا کا دھواں بخارات بن کر آسمان کا رخ نہیں کریگا جبتک تیرے دل کا سمندر اُس روحانی آفتاب کی گرمی سے اثر پذیر نہیں ہوگا۔ اسوقت تک زمین پر سرسبزی کا وقت نہیں آئیگا۔ اور آسمان اپنے لطف کا مینہ اہل دنیا پر نہیں برسائیگا۔ اور بہار کے ایام نہ آئیں گے۔

اے احمدی قوم

دیکھ! تجھ کو کتنے کام کرنے ہیں۔ کس قدر بوجھ خلق خدا کا ابھی تک تیری گردن پر ہے۔ اور کتنا راستہ تجھ کو طے کرنا ہے ان تمام باتوں کو دیکھ۔ ابھی سے ٹانگوں کو تھکان اور مشکلات کے خوف سے مت سکیڑ۔ ابھی تو منزل شروع ہی ہوئی ہے۔ ابھی دل مت توڑ۔ ابھی سے اپنی نورانی صورت کو دنیا سے پوشیدہ رکھنے کی دل میں ٹھان یہ ذلت تو وہ وقت ہے۔ کہ خلق خدا مر چکی ہے۔ اور بہتوں کی شدت پیاس سے لبوں پر جان ہے۔ اور بہت سے تڑپ تڑپ کر جان دینے کو تیار ہیں۔ کیا؟ تجھ کو اس مخلوق پر رحم نہیں آتا۔ جو کہ بستر مرگ پر جان توڑ رہی ہے کیا یہ بندگان خدا اپنے رب کے دربار میں تیری شکایت نہیں کرینگے کہ ہم کو پانی نہ دیا۔ ہماری پیاس نہ بجھائی۔ اور ہم جانبر نہ ہوسکے۔ کیا تیری رگِ حمیت جوش میں نہیں آتی۔ کیوں تیری رگوں میں خون نہیں دوڑتا تو نے عام خلق اللہ سے بھلائی کا وعدہ کیا ہے پھر بھلائی کر اور بھلائی کر۔ پیاسوں کی پیاس بجھا۔ بھوکوں کو خوراک دے۔ ننگوں کیلئے کپڑوں کا سامان کر۔ اور مردہ دلوں میں آب حیات کے قطرے ڈال کر جان ڈالدے اور اس جلتی اور سلگتی ہوئی آگ کو جو کسی دن ہر ایک چیز کو جلا کر خاکستر کردیگی۔ اپنی آنکھوں کے پانی سے بجھا۔

اے احمدی قوم سنادے اور خلق خدا میں اعلان کردے۔ یہاں تک کہ کوئی بھی انسان اس آواز سے ناآشنا نہ رہے۔ کہ اے حقدار بے چین مت ہو۔ اسقدر پریشانی مت دکھا کیونکہ تسلی دینے والا آگیا ہے وہ جسکا وعدہ تھا۔ آگیا ہے۔ بیماروں کو شفا دینے والا۔ دکھیوں کے دکھ دُور کرنے والا آگیا ہے۔ جاؤ اس سے آبحیات لو۔ اور ہمیشہ کی زندگی پاؤ۔ ہاں تو اہل دنیا سے کہہ۔ کہ میں نے اس ہلال کو دیکھ لیا ہے جو کسی وقت لازوال بدر ہونیوالا ہے۔ میں نے صبح صادق کے ستارے کا طلوع معائنہ کیا ہے۔ اور باد صبا کے سرد سرد جھونکے مجھے آفتاب کے نکلنے کی اپنی کانپتی ہوئی آواز میں مسرت اور خوشی سے خوشخبری دے رہے ہیں۔

پیاری جماعت تو کیوں دنیا کو نہیں بتاتی۔ کہ میں نے اپنی آنکھوں سے ایک شخص کو دیکھا ہے۔ جس نے معرفت کے پہاڑ پر چڑھ کر اپنی خواہشیں اور اپنے ارادے زمین و آسمان کے خدا کیلئے قربان کردیئے۔ اور اس ازلی ابدی رب کے لئے اپنی ہر ایک پیاری چیز کو ترک کرکے وہ اس میں ملگیا۔ جس سے نکلا تھا۔ اور اس کے ہاتھوں میں غائب ہوگیا۔ جس نے اسے پیدا کیا تھا۔ اور اسطرح اُس نے ہمیں حقیقی ترقی کا راز سمجھا دیا۔ کہ کوئی قوم ترقی نہیں کرسکتی۔ جبتک اپنا مال اپنی جان اپنی اولاد غرض کہ اپنی ہر ایک پیاری چیز کو اللہ کے لئے فدا نہ کردے۔ کیونکہ جو اس راہ میں مرتے ہیں۔ وہی زندہ کہلاتے ہیں۔ اور جو اس طریق میں اپنے آپ کو فنا کرتے ہیں۔ وہی موجود رہتے ہیں۔ اور کوئی نہیں جو قربان ہوئے بغیر حیات کا ثمرہ چکھے۔ اور جان دئے بغیر جان پائے۔

پس اے خدا کی پیاری قوم اپنے پر ایک موت وارد کر۔ تاکہ فضل کے دروازے کھل جاویں۔ اور خدا کے حضور اسی کی زبان میں اسطرح ملتجی ہو کہ اَے خدا! سب کی سب تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ تو تمام جہانوں کا رب ہے تو رحمٰن ہے رحیم ہے۔ ہم پر اپنا رحم اور فضل نازل فرما۔ تو ہر ایک جزا و سزا کا مالک حقیقی ہے۔ ہم تو تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تیرے سوا کسی سے مدد نہیں مانگتے۔ تو ہی ہماری مدد فرما۔ اور ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ اور وہ راستہ جس پر چل کر تیرے بندے انعام کے مستحق ہوئے ہیں نہ کہ ان کی راہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا۔ اور نہ اُن کا۔ جو گمراہ ہوئے۔ آمین

جنازۂ غائب

میاں غلام محی الدین صاحب موضع کاستھال تحصیل دسوہا ضلع ہوشیار پور سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ اُن کا لڑکا عمر ۱۴ سال فوت ہوگیا ہے اور احباب سے اس کا جنازہ غائب پڑھنے کی درخواست کرتے ہیں۔

درخواست دعا

پیر غلام غوث محمد صاحب اور میاں محمد نور صاحب گوبیکی کے لئے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر طرح کی مشکلات سے نجات دے۔ اور صحت کلی عنایت فرماوے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

(جو حضرت صاحبزادہ صاحب نے ۲۰ فروری کو دیا)

آپ نے مثلھم کمثل الذی استوقد نارا فلما اضاءت ما حولہ ذہب اللہ بنورھم و ترکھم فی ظلمات لا یبصرون۔ الخ علی کل شیء قدیر۔ پڑھ کر فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے دو گروہ بیان فرمائے ہیں۔ پچھلی آیات میں تو فرمایا تھا۔ کہ منافق کون ہوتے ہیں۔ اب یہاں مثال دیکر سمجھایا ہے۔

ایک منافق تو وہ ہوتے ہیں۔ جو دل سے تو منکر ہوتے ہیں مگر ظاہر یہ کرتے ہیں کہ ہم مومن ہیں۔

اور دوسرے گروہ ہیں جو دل سے تو سچا یقین کرتے ہیں اور مانتے ہیں لیکن لوگوں سے ڈر کے مارے ظاہر نہیں کرتے۔ اور عمل کی طاقت نہیں رکھتے۔ وہ لوگوں سے ڈر کر گھبرا جاتے ہیں۔ مال و جان کے خوف کے مارے ایمان ظاہر نہیں کر سکتے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ شریف میں تشریف فرما ہوئے تو مدینہ کی حالت بہت خطرناک تھی۔

مدینہ والوں نے جب باہر کے دشمنوں کو دیکھا۔ اور اپنی حالت کو دیکھا تو انھوں نے اتفاق کی غرض سے عبداللہ بن ابی کو اپنا سردار بنانا چاہا تھا۔ وہ بالکل تیار ہی تھے۔ کہ اسے سردار بنالیں۔ تو نبی کریم صلعم مدینہ پہنچ گئے۔ ان کو ایک بنا بنایا بادشاہ مل گیا جس نے ان کو خانہ جنگیوں اور آئے دن کے فسادوں کی بجائے محبت و پیار کی ایک اعلیٰ چٹان پر کھڑا کر دیا۔ اور ان کو اس کے سبب میں جکڑ دیا۔ تو وہ خدائی بادشاہ کی بجائے اور کسی کو کیوں بادشاہ بناتے۔ اس لئے پھر اس سے عبداللہ بن ابی کو بڑا صدمہ ہوا۔

اس نے بھی لوگوں کو ادھر دیکھ کر آپکی اطاعت کر لی۔ اور چونکہ وہ تاب مقابلہ نہیں رکھتا تھا۔ اس لئے اس کے ہم عقیدہ لوگ بھی بظاہر اس کے ساتھ ہی ہو گئے۔ مگر بباطن انہوں نے حکومت کے حصول کیلئے ارگرد کے یہود کو ابھارنا شروع کیا۔ اور کفار قریش کو بھی جوش دلانا شروع کیا اور کہا۔ کہ باہر سے تم حملہ آور ہونا اور اندر سے ہم انکی جڑھ اکھاڑیں گے۔ اور اسطرح مل ملا کر انہوں نے مسلمانوں کو تباہ کر دینے کا منصوبہ کیا۔ باہر سے یہود اور کفار نے حملہ کرنے شروع کر دئے مسلمان کل ہزار ڈیڑھ ہزار تھے۔ انہوں نے سوچا تھا کہ انکو اسطرح تباہ کر سکیں گے۔ لیکن جو راہ انہوں نے اپنے نفع کیلئے سوچی تھی وہی ان کے لئے وبال جان بن گئی۔ وہ چونکہ اپنے آپکو مسلمان تبلاتے تھے۔ تو اب اگر وہ کفار کے ساتھ ملکر مسلمانوں کے خلاف جنگ کرتے کفار جب ہار جاتے تو آخر ان کا نفاق کھل جاتا۔ اور ان سے سوال کیا جاتا کہ تم جو اپنے آپکو مسلمان تبلاتے تھے۔ تو تم انکے ساتھ کیوں مل گئے۔ جنگ احد میں عبداللہ بن ابی تین سو آدمیوں کو لیکر اس خیال سے واپس ہو گیا۔ کہ مسلمانوں نے تو بہر حال شکست ہی کھانی ہے۔ اور یہ مارے جائینگے۔ اس لئے ان کا ساتھ مت دو۔ اس موقعہ پر ان کا نفاق کھل گیا۔ مسلمان باوجود زخمی ہونے کے پھر بھی مقابلہ پر آگئے۔ اور کفار کو شکست دی۔ ان کو بجائے فائدہ کے نقصان اٹھانا پڑا۔ اور منافقوں نے جو مسلمانوں کو تباہ کرنے کیلئے آگ جلائی تھی۔ انہوں نے اس کو خوب بھڑکایا۔ اور وہ روشن ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے اس آگ کو بجھا دیا۔ اور ان کے نور اسلام کو جو تھوڑا بہت ان میں تھا۔ لے گیا۔ اب منافقوں کی منافقت ظاہر ہو گئی اور جس عارضی روشنی سے وہ اپنا بچاؤ کرتے تھے وہ بھی جاتی رہی۔ اور وہ اندھیروں میں آگئے۔ اب انہوں نے اپنے اوپر سے وہ الزام ہٹانے کیلئے اور اس بات کو چھپانے کیلئے طرح طرح کے حیلے اور بہانے شروع کر دئے۔ انہوں نے اپنی منافقت کو چھپانا چاہا اور سوچنے لگے۔ کہ کیا بات بنادیں اور ان کو کیا جواب دیں کہ جس سے انکی سرخروئی ہو۔ اور یہ داغ ان پر سے مٹ جاوے۔ مگر جس کا نہ کان ہو نہ زبان ہو نہ آنکھ ہو کچھ بھی نہ ہو۔ اس کا کیا حال ہوگا۔ یہی کہ وہ راستہ سے بھٹک جاویگا۔ اور تباہی میں گریگا۔ سننے والا تو کسی پکارنے والے کی آواز سنکر ہی راستہ پر چل پڑا اور دیکھنے والا اپنی آنکھوں سے کام لیکر چلے گا۔ لیکن جس کا تینوں میں سے کچھ بھی نہ ہو۔ اسے تو نہ پکارنے والے کی پکار فائدہ دے سکتی ہے نہ راستہ دکھلانے والے کا راستہ دکھلانا کام آسکتا ہے وہ تو بہر حال تباہی سے نہیں بچ سکتا۔ اور اس سے لوٹ نہیں سکتا وہ تو اس میں ہی گریگا۔ اس لئے فرمایا صم بکم عمی فھم لا یرجعون۔

دوسرے گروہ جو کہ دل سے مانتے ہیں۔ لیکن اپنا ایمان ظاہر نہیں کر سکتے یا مال کے ڈر سے وہ کچھ نہیں کرتے۔ ادھر چندوں کا حکم دیا گیا۔ تو یہ لوگوں سے ڈر گئے۔ اور نہ دیا۔ ادھر دشمن سے مقابلہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ لیکن یہ گھبرا کر بھاگ گئے۔ یا مقابلہ ہی نہ کیا۔ یا گئے ہی نہیں۔ ایسوں کی مثال دی۔

او کصیب من السماء فیہ ظلمات و رعد و برق۔

بادل جب آتا ہے تو وہ سورج کی روشنی کو ڈھانپ لیتا ہے۔ تو عقلمند لوگ اس سے ناخوش نہیں ہوتے۔ بلکہ خوش ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس سے پھر بارش ہوگی۔ اور زمین سرسبز و شاداب ہوگی۔ جو عقلمند لوگ ہوتے ہیں۔ وہ تو اپنی کھیتوں کو پانی دینے کے لئے تیاری کر لیتے ہیں لیکن بیوقوف اپنی کھیتی کو کاٹ کر اس سے پانی نکال دینے کا سامان کرتے ہیں۔

اسی طرح انبیاء کا معاملہ ہے جب نبی آتا ہے تو دنیا میں جو فیضان جاری ہوتا ہے وہ رک جاتا ہے جیسا کہ بادل کے سبب سے سورج کی روشنی رک جاتی ہے۔ لیکن جب وہ بادل برستا ہے۔ تو پھر وہ روشنی بہت نفع مند ہوتی ہے۔ اور اگر بر خلاف اس کے بادل نہ ہوں۔ تو وہی سورج ان کے لئے ہلاکت کا موجب بن جاوے۔ اور لوگ تباہ ہو جائیں۔ اسی طرح انبیاء کے آنے پر جو فیضان رک جاتے ہیں۔ وہ پھر اس رحمت الٰہی کے ساتھ دگنے ہو ہو کر لوگوں کو ملتے ہیں۔

انبیاء سے پہلے لوگ عیاش ہو جاتے ہیں۔ اُن کو ان کی غلطیوں اور خطاکاریوں پر متنبہ کیا جاتا ہے۔ وہ نہیں رکتے تو طرح طرح کی بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ جن سے بظاہر تو لوگ تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ اور ان کو دکھ معلوم ہوتا ہے۔ مگر سمجھنے والے سمجھ جاتے ہیں۔ اور ایمان لاکر ان دکھوں سے رہائی پاتے ہیں۔ اور وہ مصیبتیں ان کے لئے رحمت بن جاتی ہیں۔ پس انبیاء کی آمد کا معاملہ بادل کی مثال دیکر سمجھایا۔ کہ کسان سمجھتا ہے۔ کہ میرا اس بادل سے فائدہ ہے تو وہ اپنی زمین کے لئے جلد جلد سامان تیار کرتا ہے اور پانی کو روکنے کا انتظام کرتا ہے لیکن جو بے سمجھ زمیندار ہو وہ اپنی زمین کے بند توڑ دیتا ہے کہ پانی اسکی زمین میں نہ ٹھہرے۔ بعض سمجھدار تو ہوتے ہیں لیکن وہ بجلی سے ڈرتے ہیں۔ اس لئے باہر نہیں نکلتے۔ اور اپنی زمین کا انتظام نہیں کرتے۔ حالانکہ کڑک سے پہلے وہ بجلی گر چکی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ واللہ محیط بالکافرین۔ فرمایا۔ ان سے مت ڈرو۔ ہم ان کو تباہ کر دینگے۔ ڈرے تو کوئی اس سے جس کے بچ جانیکا اندیشہ ہو۔ لیکن ہم نے ان کو تباہ ہی کر دینا ہے۔ تو تم پھر ان سے کیوں ڈرتے ہو۔

خدا کی باتیں تو ہو کر ہی رہتی ہیں۔ کانوں میں انگلیاں ڈالنے سے کیا فائدہ۔ غرض ان دو مثالوں میں علمی اور عملی منافقوں کی حالت کا نقشہ دکھایا ہے۔ پہلوں کو تو صم بکم عمی فرمایا ہے کیونکہ ان میں ایمان ہی نہیں۔ اور دوسروں کے لئے یکاد البرق یخطف ابصارھم آیا۔ کیونکہ ان کی آنکھوں میں نور تو ہے مگر وہ اس سے کام نہیں لیتے انہوں نے اگر اپنی آنکھوں سے کام نہ لیا تو جسطرح اگر کسی عضو سے کام نہ لیا جاوے تو وہ بیکار ہو جاتا ہے ایسے ہی انکی آنکھیں اچک لی جاوینگی۔ اور بیکار کر دی جاویں گی۔ اور ان کی بینائی مار دی جاویگی مومن کو ہمیشہ ہوشیار رہنا چاہئے۔ اور گھبرانا نہ چاہئے۔ مومن کی اللہ تعالیٰ خود مدد کرتا ہے۔

پچھلے وقتوں میں تو صرف کمزور آدمی ہی نفاق کرتے تھے۔ لیکن اب اس وقت میں بڑے بڑے بھی نفاق کرتے ہیں۔ اس لئے بہت خطرناک وقت ہے۔ تم مومن بنو۔ اور ایسی باتوں سے بچو کیونکہ مومن کو ہمیشہ ہوشیار رہنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ رکھے۔

کلام امیر

۱۹ تاریخ کو دس بجے کے قریب حضرت صاحب نے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب سے فرمایا۔ کہ آپنے بہت تکلیف فرمائی ہے۔ اور آپکا بہت نقصان ہوا ہے آپ کمانے والے آدمی ہیں۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب نے عرض کیا۔ کہ آپ کی خدمت سے زیادہ اور کیا کام ہو سکتا ہے۔ ہم نے بہت کمایا ہے اور انشاء اللہ کمائیں گے۔ مگر حضور کی خدمت کا موقعہ کہاں مل سکتا ہے۔ مجھے کوئی تکلیف نہیں لستے میں والدہ صاحبہ عبدالحی اور حضرت ام المومنین تشریف لائیں حضرت ام المومنین کے سلام کے جواب میں فرمایا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ علیکم اہل البیت وسطے اپنے کہہ دیتا تھا۔ والدہ صاحبہ میاں عبدالحی نے کہا۔ مولوی صاحب کیسی طبیعت ہے فرمایا۔ کہ اچھی ہے انہوں نے پوچھا۔ پھر آپ بولتے کیوں نہیں چپ کیوں لیٹے رہتے ہیں فرمایا کہ حلق خشک ہو جاتا ہے پھر فرمایا کہ بیوی اللہ تعالیٰ سے صلح کر لو۔ چونکہ آپکی آواز میں رقت تھی۔ والدہ صاحبہ میاں عبدالحی نے عرض کیا۔ کہ مولوی صاحب آپ تو لوگوں کو تسلی دلایا کرتے ہیں اب آپ خود گھبراتے ہو۔ فرمایا۔ کہ میں گھبرایا نہیں میں کبھی نہیں گھبراتا میں موت سے نہیں ڈرتا میں خدا سے ڈرتا ہوں اللہ تعالیٰ کا ڈر نہایت ضروری بات ہے خدا خوش ہو جائے تو سب کچھ مل جاتا ہے۔ دوپہر کے وقت آپنے فرمایا

کہ مرزا صاحب (مرزا یعقوب بیگ صاحب) آپکو دیکھ کر مجھے شرم آتی ہے یوں تو اس بیماری کے دنوں میں بہت سے ڈاکٹر وقتاً فوقتاً آتے رہے ہیں مگر مرزا یعقوب بیگ صاحب قریباً پندرہ دنوں سے برابر آپکی خدمت کے لئے حاضر ہیں اور ڈاکٹر رشید الدین صاحب اور آپکا ہی علاج ہو رہا ہے

آپنے ایک موقعہ پر فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اگر کوئی قرآن شریف کا اشد مخالف آریہ تیرے پاس آکر کہے۔ کہ ہزار سال کی عمر تو ناممکن ہے۔ قرآن شریف میں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسا ہو سکتا ہے تو اسے کہو کر کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اب بھی قادر ہے کہ تجھے ہزار سال عمر دے۔ اور اگر وہ انکار کرے تو اسے میں ہزار سال تک زندہ رکھوں گا۔ اور وہ عمر طبعی کے بعد ایسی خطرناک ارذل العمر میں گرفتار ہوگا۔ کہ باقی عرصہ نہایت دکھ کاٹیگا۔ کیونکہ اسنے ہماری بات کا انکار کیا۔ پھر فرمایا۔ کہ ہر زمانہ کے مطابق عمریں بھی ہوتی ہیں۔ اب تو دو سو سال تک پہنچنا انسان کے لئے مشکل ہو جاتا ہے اب اگر زیادہ عمر ہو تو آدمی سخت تکلیف اٹھائے۔

بیس تاریخ بروز جمعہ مولوی سید سرور شاہ صاحب میر محمد اسحٰق صاحب اور حافظ غلام رسول صاحب نے ایک مباحثہ کیلئے جانا تھا بموضع مدرسہ کے احمدیوں اور شیعوں میں قرار پایا ہے۔ مولوی صاحب اور حافظ صاحب رخصت کیلئے حاضر ہوئے۔ فرمایا دعائیں بہت کرنا دعائیں بہت کرنا۔ یہ تیا مباحثہ ہے شیعوں سے پہلے ہمارا مباحثہ نہیں ہوا علم سے کام زیادہ لینا۔ اور آپس میں تبادلہ خیالات کرتے جانا۔ شیعوں کے متعلق جو ہمارے اصول ہیں

وہ تو آپ لوگوں کو معلوم ہونگے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ منافق کی نشانی ہے ہمو بما لم ینالوا انہوں نے اس بات کا ارادہ کیا جسے نہ پا سکے۔ ہم تو نہیں مانتے کہ علی المرتضیٰ کو خلافت کی خواہش تھی لیکن اگر تھی۔ تو انہوں نے بقول شیعوں کے وہ خواہش کی جو پوری نہ ہوئی۔ اور ہم یہ بھی نہیں مانتے کہ حضرت ابوبکر نے خلافت کی خواہش کی لیکن اگر شیعوں کے نزدیک انہوں نے خواہش کی اور انکی وہ خواہش پوری ہو گئی اور ھموا بما نالوا ہو گئے پس منافق نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جو انہوں نے چاہا۔ انکو مل گیا اور منافق تو ھموا بما لم ینالوا ہوتے ہیں۔ پھر فرمایا۔ کہ ہمیں اہل بیت سے بھی محبت ہے۔ اہل بیت میں پہلے بیویاں ہیں۔ پھر اولاد۔

پھر فرمایا۔ کہ میر محمد اسحٰق صاحب نہیں آئے۔ (ان کو بلوایا گیا) آپنے سب کے لئے دعا کی۔ اور ان کو کہا۔ کہ آپ ان سب میں نوجوان ہیں۔ آپکی کامیابی پر ہمیں بہت خوشی ہوگی۔ یہ لوگ بھی تقریروں کے عادی ہوتے ہیں۔ اور ادہر ادہر کی باتیں کرتے ہیں۔ آپ بیشک سختی سے کہدیں کہ ہم ان باتوں کو نہیں جانتے۔ اصل مطلب پر گفتگو کرو۔ پھر فرمایا۔ کہ ناکامیوں میں ہی کامیابی پوشیدہ ہوتی ہے۔ اس کے بعد دعا فرماکر رخصت کیا۔ بروز ہفتہ کچھ مہمانوں کو دیکھ کر فرمایا۔ کہ حدیث میں آیا ہے امرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان ننزل الناس منازلھم۔ ہمیں آنحضرت نے حکم دیا تھا کہ لوگوں کو انکے درجوں کے مطابق اتاریں، تو میں بیمار ہوں اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپکو اس بیماری میں بھی مہمانوں کا اسقدر خیال رہتا ہے +

فہرست کتب

نام کتب	زبان	قیمت
سرمہ چشم آریہ۔ آریوں کے رد میں	اردو	۱۲ر
آئینہ کمالات اسلام معہ تبلیغ حقیقت اسلام و تبلیغ رسالت۔	اردو عربی مترجم فارسی	عامر
انوار الاسلام۔ عبداللہ آتھم کی پیشگوئی پوری ہونے کی تفصیل ورد عیسائیت	اردو	۴ر
ایام الصلح۔ دعویٰ معہ دلائل و پیشگوئی طاعون	فارسی	۸ر
فریاد حلیہ دعا۔ ٹرنسوال کی فتح کے لئے دعا اور حضرت اقدس کا لیکچر	اردو	۲ر
استفتار۔ لیکھرام کا قتل پیشگوئی سے ہوا۔	"	۱ر
محمود کی آمین۔ نظم	"	۔ر
کرامات الصادقین۔ تفسیر سورہ فاتحہ۔	عربی	۸ر
نور الحق حصہ اول	اردو	۹ر
نور الحق حصہ دوم	"	۵ر
حقیقۃ المہدی آنیوالا مہدی سفاک ہے یا خونی	اردو	۱ر
ازالہ اوہام اول ۱۲ر دوم ۱۴ر جواب معترضین وفات مسیح و حقیقت دجال یاجوج ماجوج و تفسیر چند آیات	اردو	۴ عـ ر
فتح اسلام بیان دعویٰ خود و ذکر پنج شاخ	"	۲ر
قادیان کے آریہ اور ہم رد آریہ	"	۲ر
حقیقۃ الوحی جسمیں نشانات تصرف مدید الوقوع موجود ہیں اور الہام اور وحی کی تشریح	"	۔ر
حجۃ اللہ۔ رد شیعہ وغیرہ	عربی مترجم اردو	۶ر
ضیاء الحق رد عیسائیت جواب بعض اعتراضات متعلق پیشگوئی عبداللہ آتھم عیسائی	اردو	۲ر
سر الخلافہ۔ رد شیعہ	عربی	۸ر
ست بچن ۱۱ر آریہ دہرم ۴ر	اردو	۱۵ر
اعجاز احمدی مباحثہ موضع مد کا ذکر اور امرتسری مولوی ثناء اللہ کو تحدی	اردو عربی مترجم اردو	۳ر
کشتی نوح طاعون سے بچنے کا طریق اور احمدی تعلیم کی تفصیل۔	اردو	۲ر
خطبہ الہامیہ بقربانی کی اصل حقیقت و ثبوت دعویٰ خود و تفسیر چند آیات	عربی مترجم فارسی اردو	عـ ر
تحفہ غزنویہ۔ جواب اشتہار مولوی عبدالحق غزنوی	اردو	۳ر
تریاق القلوب۔ چند پیشگوئیوں کے پورا ہونے کی تفصیل۔	"	۱۲ر
براہین احمدیہ حصہ پنجم	"	۱۲ر
نجم الہدیٰ	چار زبان	۱ر
کلام محمود۔ صاحبزادہ صاحب کی نظموں کا مجموعہ	اردو	۴ر
خلافت احمدیہ یا اظہار حقیقت حضرت مسیح موعود کے بعد مسئلہ خلافت کا حل	اردو	۱ر

ملنے کا پتہ ✻ دفتر اخبار الفضل قادیان ✻